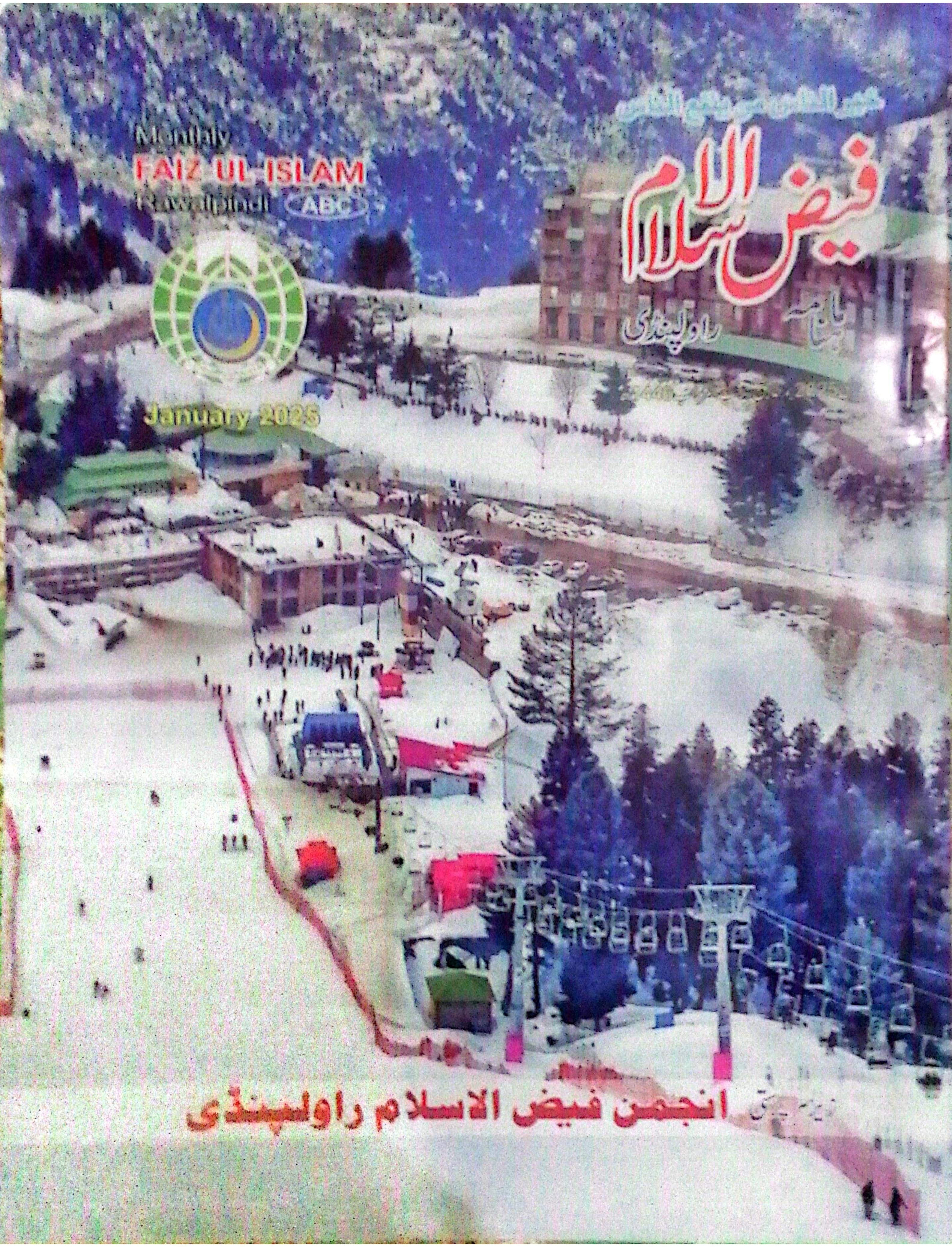
Monthly
FAIZ UL ISLAM
Rawalpindi
ABC
فیض الاسلام
ماہنامہ
راولپنڈی
January
انجمن فیض الاسلام راولپنڈی

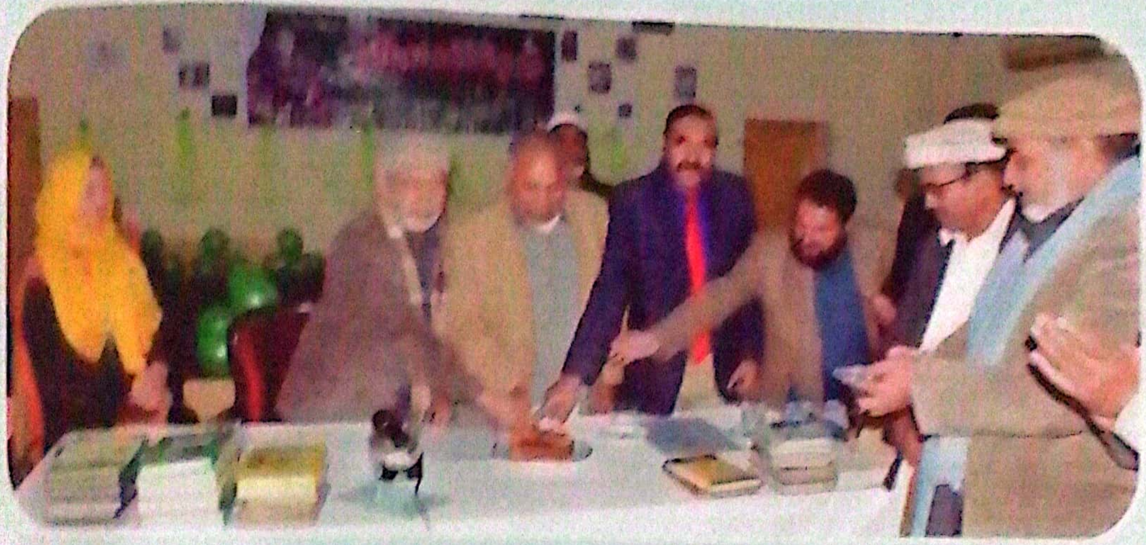

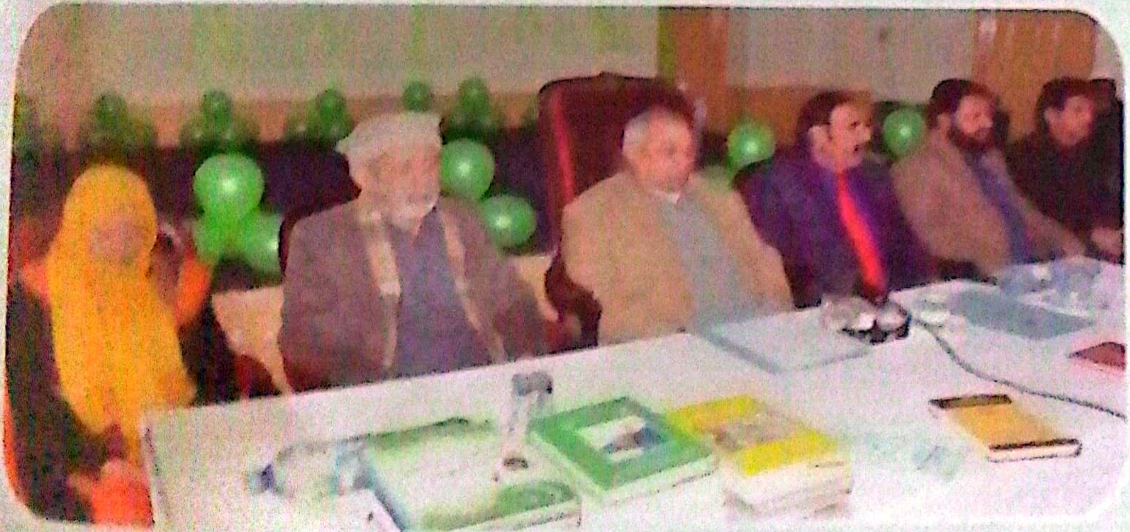

بسلسلہ یوم قائداعظم انجمن فیض الاسلام فیض آباد میں منعقدہ تقریب کے مناظر

CS CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان اور دیگر اہم ممالک میں پڑھا جانے والا اور [illegible] اشاعت دینی علمی جریدہ

اسلامی شعائر، ثقافتی اقدار، تعلیمی ترقی اور معاشرتی اصلاح کی جدوجہد کا داعی

ماہنامہ

راولپنڈی

آغاز اشاعت ۱۹۴۹ء

بانی مدیر راجہ غلام قادر (مرحوم)

ABC سے باقاعدہ تصدیق شدہ

جلد نمبر 77 | جنوری 2025ء بمطابق رجب المرجب ۱۴۴۶ھ | شمارہ نمبر 1

مجلس ادارت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	مدیر اعلیٰ
راجہ محمد صابر حسین	مدیر منتظم / طابع و ناشر
قاری خورشید احمد	مدیر
محمد بدر منیر	مدیر رابطہ کاری

مجلس مشاورت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	(صدر)
محترمہ اظہار فاطمہ	(سینئر نائب صدر)
لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)	(نائب صدر اول)
انجینئر صلاح الدین رفاعی	(نائب صدر دوم)
گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر)	(جنرل سیکریٹری)
طاہر ضیاء	(جوائنٹ سیکریٹری)
راجہ محمد صابر حسین	(سیکریٹری مالیات)
محمد بدر منیر	(سیکریٹری نشر و اشاعت)

مندرجات

ارشادات		۲
حمد	ساجد طارق	۳
نعت	کلیم جمالی	۴
اداریہ	پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	۵
القرآن	قاری خورشید احمد	۶
درس حدیث	سعید احمد صدیقی	۹
سال نو کا پیغام	قاری خورشید احمد	۱۲
اللہ کے کامل بندوں کی پہچان	علامہ قاری محمد طیب [illegible]	۱۶
بسم اللہ کے فضائل و فوائد	مولانا محمد اجمل خان	۲۰
ام المومنین حضرت ام سلمیٰ کی علمی شان	قدسیہ کاوش	۲۳
آئی بی اے	محمد شاہد [illegible]	۲۵
سال نو 2025ء	لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)	۲۸
یوم قائد کا ترانہ	مرزا اعظم [illegible]	۳۰
اطلاعات انجمن	مرتب: [illegible]	۳۱

رسالے کے مندرجات سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں

زر اشتراک: پاکستان فی پرچہ 100 روپے، سالانہ 1000 روپے

طابع و ناشر: راجہ محمد صابر حسین [illegible] انجمن فیض الاسلام [illegible] راولپنڈی
[illegible]

E-Mail:appnaghar2002@yahoo.com & faiz-ul-islam@anjumanfaiz-ul-islam.com

Web site:http://www.afir.org.pk

القرآن

اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے، جو امن اور اطمینان کی زندگی بسر کر رہی تھی اور ہر طرف سے اس کو بافراط رزق پہنچ رہا تھا اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری شروع کر دی، تب اللہ نے اس کے باشندوں کو ان کے کرتوتوں کا مزہ چکھایا کہ بھوک اور خوف کی مصیبتیں ان پر چھا گئیں۔ آخر کار عذاب نے ان کو آلیا، جبکہ وہ ظالم ہو چکے تھے۔ پس اے لوگو! اللہ نے جو کچھ حلال اور پاکیزہ رزق تم کو بخشا ہے اسے کھاؤ اور اللہ کے احسان کا شکر ادا کرو اگر تم واقعی اسی کی بندگی کرتے ہو۔ [سورۃ النحل: آیات ۱۱۲ تا ۱۱۴]

فرمان رسول ﷺ

نبی کریمؐ نے فرمایا: ''خدا کی قسم وہ ایمان نہیں رکھتا''۔ اے اللہ کے رسولؐ! کون ایمان نہیں رکھتا؟'' آپؐ نے فرمایا: ''وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ رہے''۔

(بخاری، مسلم، روایت ابو ہریرہؓ)

قائداعظم نے فرمایا

میں بارہا کہہ چکا ہوں اور اب پھر کہتا ہوں کہ ہندوستان کی تقسیم باہمی باضابطہ معاہدے کی رو سے ہوئی ہے، اس لیے ہمیں ماضی کی تلخیوں کو بھلا کر آپس میں عہد کرنا چاہیے کہ دوستوں کی طرح مل جل کر رہیں گے۔ کتنی ہی ایسی چیزیں ہیں جو ہم پڑوسیوں کی حیثیت میں ایک دوسرے سے ضرورت پڑنے پر مانگ سکتے ہیں۔ ہم مختلف طریقوں سے ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔ مادی طور پر سیاسی طور پر اور یوں اقوام عالم میں دونوں مملکتوں کا وقار اور مرتبہ بڑھا سکتے ہیں۔ (رائٹر کے نمائندے سے انٹرویو: ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

فرمودۂ اقبال

قلندر جز دو حرف لاالٰہ کچھ نہیں رکھتا
فقیہ شہر قاروں ہے لغت ہائے حجازی کا
حدیث بادہ و مینا و جام آتی نہیں مجھ کو
نہ کر خارا شگافوں سے تقاضا شیشہ سازی کا
کہاں سے تو نے اے اقبال سیکھی ہے یہ درویشی
کہ چرچا بادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی کا

حمد

ساجد علویؒ

ہر ایک ذرّے میں ہے جو نہاں وہی ہے خدا
جو ہر جگہ ہے تجلّی فشاں وہی ہے خدا
جہان سارا ہے آغوشِ نُور میں جس کی
کراں سے تا بہ کراں بے کراں وہی ہے خدا
جہاں میں نعمتیں جس کی ہیں بے حساب و شمار
جو بے مثال ہے اور بے نشاں وہی ہے خدا
تمام چہرے ہیں جس کی تجلّیوں کے چراغ
تمام جس کے ہیں یہ آستاں وہی ہے خدا
ہیں جس کے حمد سرا جنّ و قُدسی و انساں
طیور جس کے لیے نغمہ خواں وہی ہے خدا
نہیں ہے نام کو تکرار جس کے جلووں میں
ہے جس کا ہر گھڑی تازہ جہاں وہی ہے خدا
اُسی کا حُسن ہے ساجدؔ جہاں کی زیبائی
سبھی یہ جس کی ہیں رعنائیاں وہی ہے خدا

نعت

کلیم عثمانی

فرش زمیں کے ہادی اعظم ، صلی علیہ وسلم
عرش بریں کے واقف و محرم صلی علیہ وسلم
چشم جہاں میں آپ کی مستی آپؐ ہیں روح محفل ہستی
چشمہ فیضِ رب دوعالم ، صلی علیہ وسلم
آپؐ نے جب باشانِ نبوت چھیڑا نغمہ ساز وحدت
لات وھبل کے ہوگئے سرخم ، صلی علیہ وسلم
چودھویں شب کا حاصل منظر ، نُور بداماں روضہ اطہر
اُس پہ مسلسل بارشِ شبنم ، صلی علیہ وسلم
میکدۂ توحید کے ساقی فانی بن گئے پی کر جامی
دستِ کرم سے ساغر زمزم ، صلی علیہ وسلم
آپؐ نے پایا قربِ الٰہی رہگزر معراج کے راہی
ہو کے سوار برق مجسم ، صلی علیہ وسلم
کاش کلیم عاصی و بسمل روضہ کی جالی تھام کے اے دل
ہر ہر سانس پکارے پیہم ، صلی علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

محترم قارئین کرام!

سال نو کی آمد ہے اس سلسلے میں انجمن فیض الاسلام کی طرف سے آپ کو اور آپ کے خاندان والوں کو نئے سال کی مبارک ہو، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ اگلا سال (2025ء) ہم سب کے لیے خیر و برکت والا ثابت ہو اور ہم سب مل کر یتیم، غریب اور بے سہارا بچوں کی کفالت، پرورش، تعلیم اور تربیت کا سلسلہ جاری رکھیں تا کہ ان بچوں کو معاشرے کا اہم رکن بنایا جاسکے۔

یہ سلسلہ 80 سال سے چل رہا ہے ہزاروں اور لاکھوں بے سہارا بچے اس سے مستفید ہو چکے ہے اور ہمارے ڈونر حضرات کا بہت بہت شکریہ جن کے تعاون سے یہ سلسلہ چل رہا ہے اور یتیموں کی خدمت کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ سلسلہ اسی طرح جاری وساری رہے اور ہمیں توفیق عطاء فرمائیں کہ ان بے سہارا یتیم بچوں کی پرورش اور تعلیم کا مقدس کام جاری رکھیں۔ آمین ثم آمین

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد
(تمغۂ امتیاز)
مدیر اعلیٰ

القرآن

موت آ کر رہے گی۔ دنیا میں صبر و استقامت سے رہو

قاری خورشید احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ
النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ
اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۫ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○

[سورۂ آل عمران (۳)، آیت نمبر: ۱۸۵ تا ۱۸۶]

ترجمہ:۔ ہر جان کو موت سے دو چار ہونا ہے اور روزِ قیامت تمہیں تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ لہٰذا جو شخص دوزخ سے دُور رکھا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا، حقیقت میں وہی کامیاب ہے اور دیکھو! دنیا کی زندگی سامانِ فریب کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اور یقیناً تمہیں جان و مال کی آزمائشوں سے ہو کر گزرنا ہے اور اہل کتاب اور مشرکین سے تمہیں تکلیف دہ باتیں ضرور سننی ہیں، اور اگر تم صبر کا دامن تھامے رکھو گے اور تقویٰ کو اپنا شعار بناؤ گے تو یہ بڑے ہی حوصلے اور ہمت کی بات ہوگی۔

تفسیر:

شروع پارے میں آیت ۹۸، ۹۹ اور ۱۰۰ میں یہود کا کردار ذکر کرنے کے بعد اُمتِ مسلمہ کو اس کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا ہے اور آیت ۱۰۱ سے لے کر آیت ۱۱۰ تک واضح کیا ہے کہ تمہارا کام پچھلی اُمتوں کی طرح صرف یہ نہیں ہے کہ اس دین کی مخلصانہ پیروی کرتے رہو۔ اس عام ذمہ داری کے ساتھ یہ خاص ذمہ داری بھی تمہاری ہے کہ جو پیغام

اللہ کے نبی نے تم تک پہنچایا ہے تم اسے پوری انسانیت تک پہنچاؤ۔ اُمت کی یہ ذمہ داری کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ اتنی بڑی اور ہمہ گیر ذمہ داری ہے کہ وہی اس کے وجود کا حقیقی مقصد ہے۔ اللہ سبحانہ کا یہ فرمانا کہ کنتم خیر اُمۃ۔ اس اُمت کی حیثیت کو صاف طور پر مقرر کر رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ یہ اُمت صرف اسی طرح کی اُمت نہیں ہے جس طرح کی اُمتیں اب تک وجود میں آتی رہی ہیں بلکہ ایسی اُمت ہے جو ساری نوعِ انسانی کی راہ نما اور پوری انسانیت کی پاسبان بنائی گئی ہے۔ یہاں پھر یہودیوں کا کردار پیش کرنے کے بعد اُمۃ مسلمہ کو مخاطب کیا ہے کہ قیامِ حق کی عظیم خدمت کی ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ تمہیں اس راہ کی تمام آزمائشوں سے بھی گزرنا پڑے گا۔ یہ کام زبانی دعووں، نعروں، جلسوں، نسبوں، نسبتوں اور نجات کے انفرادی تصور سے نہ ہوگا، اس کے لیے جان و مال کی قربانی کرنی ہوگی، کفار کے طعنوں اور تکلیفوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اہل کتاب اور مشرکین عرب دونوں تمہاری مخالفت میں کمربستہ ہوگئے ہیں وہ طرح طرح کی تمہیں اذیتیں پہنچائیں گے اور تمہیں برداشت کرنی پڑیں گی۔ تمہاری کامیابی کے لیے اصل چیز صبر وتقویٰ ہے۔ اگر تم نے صبر کیا اور تقویٰ کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا تو یقین کرو کہ بالآخر کامیابی تمہاری ہے۔

اس حقیقت سے غافل نہ ہونا کہ: ہر جان کو موت سے دوچار ہونا ہے اور روزِ قیامت تمہیں تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا یعنی موت کا مزہ سب کو چکھنا ہے اس کے بعد قیامت کے روز ہر تصدیق کرنے والے اور جھٹلانے والے کو اپنے کیے کا پورا بدلہ مل کر رہے گا۔ پورے کا یہ مطلب ہے کہ کچھ تھوڑا سا ممکن ہے قیامت سے پہلے ہی مل جائے مثلاً دنیا میں یا قبر میں۔

بعض مفسرین کی رائے کے مطابق یہ آیت تتمہ ہے پہلے مضمون کا جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی گئی تھی اور مطلب یہ ہے کہ رہی یہ بات کہ ایسے عادی مجرموں کو اور تحمل و برداشت کرنے والے اہلِ ایمان کو یوں ہی چھوڑ دیا جائے تو یہ بات نہیں ہے بلکہ تم سب کو مرنا اور موت کا مزہ چکھنا ہے اور روزِ قیامت ہر ایک کو اپنے کیے کا اجر حاصل کرنا اور پھر بھگتنا ہے۔

اُمت مسلمہ کو اس کی عظیم ذمہ داری کے پیش نظر آئندہ آیت میں جو بات کہی جا رہی ہے کہ تمہیں اس ذمہ داری کی آدائی میں جانی اور مالی قربانیوں کی راہ سے گزرنا پڑے گا۔ یہ آیت مبارکہ اسی کی تمہید ہے کیوں کہ طبیعت کی کمزوری یہ ہے کہ ہر شخص موت کے اندیشہ سے قربانیوں سے گزرتا ہے۔ قرآن نے پہلے ہی اس کا تریاق یہ کہہ کر پیش کر دیا کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔ ہر شخص کو موت سے دوچار ہونا ہے جو نہ ٹالے ٹل سکتا ہے اور نہ بلائے آ سکتا ہے

CamScanner

اس لیے قربانی کے کسی کام اور جان و مال کی کسی آزمائش سے گھبرانا نہ چاہیے بلکہ اس کا خندہ پیشانی سے استقبال کرنا چاہیے۔ صرف یہی نہیں بتایا کہ ہر شخص کو موت سے دوچار ہونا ہے بلکہ یہ بھی بتادیا گیا ہے کہ موت کا وقت مقرر ہے اور یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نہیں مرتا۔

اور یہ قرآن کا بہت ہی بلیغ انداز ہے کہ بجائے یہ کہنے کے کہ تم سب کو ایک روز موت کی آغوش میں جانا ہے۔ یہ فرمایا کہ ہر جان کو موت سے دوچار ہونا ہے۔ اس انداز بیان کے ذریعے یہ بات ذہن نشین کردی کہ خواہ کوئی اور کیسا ہو سب کو مرنا ہے۔ گویا اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ موت ایک طبعی خاتمہ ہے حیات کا، اسے نیکوکاری اور بدکاری سے کوئی تعلق نہیں اور نہ یہ انسان کے لیے بطور سزا مقرر ہوئی ہے۔

لہٰذا جو شخص دوزخ سے دُور رکھا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا فی الواقع وہی کامیاب ہے اور دنیا کی زندگی سامانِ فریب کے سوا کچھ نہیں ہے۔ یعنی دنیا کی عارضی بہار اور ظاہری ٹیپ ٹاپ بہت دھوکہ میں ڈالنے والی چیز ہے جس پر فریفتہ ہو کر اکثر ناسمجھ لوگ آخرت سے غافل ہو جاتے ہیں۔ حالاں کہ اصلی کامیابی یہ ہے کہ یہاں رہ کر انجام کو سوچے اور وہ کام کرے جو عذاب الٰہی سے بچانے والا اور جنت تک پہنچانے والا ہو، مطلب یہ ہے کہ اس دنیا کی زندگی میں جو ثمرات رونما ہوتے ہیں ان ہی کو اگر کوئی اصلی اور آخری نتائج سمجھ بیٹھے اور ان ہی پر حق و باطل اور فلاح و خسران کے فیصلے کا مدار رکھے تو درحقیقت وہ سخت دھوکہ میں مبتلا ہو جائے گا۔ یہاں کسی پر نعمتوں کی بارش ہونا اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ وہی حق پر ہے اور اسی کو اللہ کی بارگاہ میں قبولیت بھی حاصل ہے۔ قبولیت اسی کو حاصل ہوگی جو ایمان و عمل سے مالا مال ہوگا۔

دنیا چند دن کا کھیل تماشہ ہے

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسانی زندگی کے مقصد کو سمجھنے میں غلطی نہ کرنا چاہیے۔ مراد وہی پائے گا اور کامیابی سے فی الواقع وہی ہم کنار ہوگا جو جہنم کی لپیٹوں سے بچ کر جنت میں پہنچ جائے گا۔ اس زندگی کا اصل مقصد تو یہ ہے لیکن لوگ دنیا ہی کو مقصود سمجھ لیتے ہیں اور اسی حیوانی زندگی کو انسانی زندگی کی غرض و غایت بنا لیتے ہیں۔ قرآن بتا رہا ہے کہ اس کی حیثیت مقصد کی نہیں ہے جو اسے مقصد بنا کر زندگی گزار رہا ہے وہ دھوکہ کھا رہا ہے اور دھوکہ دینے والا دھوکہ دے رہا ہے۔ وما یعدھم الشیطان الاغرورا۔ شیطان جن اعمال و افعال کی طرف بلا رہا ہے اور دعوت دے رہا ہے وہ جہنم کا راستہ اور دھوکہ ہے۔

حضرت سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم لوگ آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔آپ نے فرمایا بلاشبہ میں اپنے بعد جس چیز کا اندیشہ محسوس کر رہا ہوں یہ ہے کہ اللہ سبحانہ،تم پر دنیا کی رونق اور بہار کھول دے گا۔ایک شخص بول پڑا اے اللہ کے رسول کیا خیر اور بھلائی ہی بُرائی کو جنم دے گی؟حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے،لوگوں نے چہ میگوئیاں کرنی شروع کر دیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بات فرمارہے تھے آپ سے تو کوئی بات نہیں کر رہے تھے کہ خواہ مخواہ سوال کر دیا۔اسی حال میں دیکھا گیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی۔فرمایا: کہ سوال کرنے والا کہاں ہے۔پھر بتایا کہ اچھی چیز اور خیر سے اچھے ہی نتائج نکلتے ہیں۔پھر فرمایا کہ دیکھو یہ سرمایہ اور دولت سرسبز، محبت بھری چیز ہے لیکن برساتی نالوں کے کنارے جو ہریالی اور سبزی اُگتی ہے وہی ہلاک کرنے والی ہوتی ہے مگر ایسے مویشی جو صرف ہری ہری گھاس چرتے ہیں پھر جب ان کے دونوں پہلو برابر ہو جاتے ہیں تو دھوپ میں جا بیٹھتے ہیں، گوبر اور پیشاب کرتے ہیں۔پھر جا کر چرنے لگتے ہیں۔یہی حال دنیا اور اس کی دولت کا ہے۔بڑا میٹھا ہے جب لینے والا اس کو حق کے ساتھ لے اور راہِ حق میں اسے خرچ کرے تو یہ بہترین امداد ہے اور ایسا سرمایہ دار بہت اچھا ہے۔(الصحیح للبخاری)

دھوکے کا سامان اور دھوکے کا سرمایہ دنیوی زندگی کو اس لیے فرمایا ہے کہ اس کی ظاہری رونق کو دیکھ کر آدمی اس میں پھنس جاتا ہے اور چند دن کے بعد کھوٹے مال کی حقیقت اور اس کی قلعی کھل جاتی ہے اور چونکہ عارضی چیز ہے اس لیے اس میں غرق ہونے اور اس کو زندگی کا مقصد بنانے کی ممانعت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس زندگی کو حقیقی زندگی نہ سمجھو اور اس سے محبت نہ کرو بلکہ اس کو حصول آخرت کا ذریعہ بناؤ۔حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ یہ دنیا ایسا سامان ہے جو چھوڑ دیا جائے گا۔لہٰذا اس دنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری کرو۔

آزمائشوں کا مقابلہ کرو

اے ایمان والو! تمہیں جان، مال کی خاردار جھاڑیوں سے گذرنا پڑے گا اور اہل کتاب و مشرکین سے تمہیں تکلیف دہ باتیں ضرور سننی ہیں۔اور اگر تم صبر کا دامن تھامے رکھو گے اور تقویٰ کو اپنا شعار بناؤ گے تو بڑے ہی عزم اور ہمت کی بات ہے۔یہ خطاب مسلمانوں کو ہے کہ آئندہ بھی جان و مال میں تمہاری آزمائش ہوگی اور ہر قسم کی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔قتل کیا جانا، زخمی ہونا، قید و بند کی تکلیف ہونا، بیمار پڑنا، اموال کا تلف ہونا، اقارب کا چھوٹنا اس طرح کی سختیاں پیش آئیں گی۔نیز اہل کتاب اور مشرکین کی زبانوں سے بہت ناپسندیدہ اور دل آزار باتیں سننا

پڑیں گی ان سب کا علاج صبر و تقویٰ ہے۔ اگر صبر و استقلال اور پرہیز گاری سے ان سختیوں کا مقابلہ کرو گے تو یہ بڑی ہمت اور اولوالعزمی کا کام ہوگا جس کی تاکید حق تعالیٰ نے فرمائی ہے۔

بارگاہ رسالت میں کعب بن اشرف کی گستاخی

کچھ شارحین قرآن کا خیال ہے کہ کعب بن اشرف یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اکثر توہین کے اشعار کہتا تھا۔ اس آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے اور کچھ روایات سے پہلے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت بدر سے پہلے نازل ہوئی ہے۔ بخاری کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت بدر سے پہلے نازل ہوئی۔

کعب بن اشرف کون تھا

مورخین کہتے ہیں کہ کعب بن اشرف ابتدائی اسلامی دور میں مدینہ کا ایک بہت بڑا فتنہ تھا۔ جو شر و فساد پھیلانے میں تنہا ایک بڑے گروہ سے کم نہ تھا۔ اس کا باپ قبیلہ طے سے تھا جس نے بنونضیر کے رئیس ابورافع سلام بن الحقیق کی بیٹی سے شادی کی تھی۔ اسی نضر یہودی عورت کا بیٹا کعب تھا جس نے بنونضیر کی آبادی سے جنوبی جانب ایک ٹیلے پر قلعہ بنالیا تھا۔ وہ دولت مند تھا۔ باپ کی وجہ سے عربوں میں اور ماں کی وجہ سے یہودیوں میں اسے بڑا رسوخ حاصل تھا اور مشہور شاعر تھا، اس زمانے میں شاعروں کو لوگ عموماً قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ زندگی کے ظاہری اسباب کی سازگاری کے ساتھ بہت بد اخلاق، خود پسند، متکبر اور اسلام دشمن تھا۔ یہودی علماء کے لیے اس نے وظیفے مقرر کر رکھے تھے۔ ایک موقعہ پر انہوں نے کہہ دیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم وہی نبی ہیں جن کے آنے کی خبر یہودی صحیفوں میں ہے۔ کعب نے ان کے وظیفے بند کر دیے جب ان علماء نے اپنی غلطی کا اقرار کیا تو وظیفے جاری کر دیے۔ اگرچہ وہ بھی مدینہ منورہ کے ابتدائی عہد نامہ صلح و امن میں شریک تھا مگر شروع ہی سے اس نے قریش مکہ اور دوسرے اسلام دشمن عناصر سے خاص روابط پیدا کر لیے تھے۔ قریش کے جو سردار جنگ بدر میں مارے گئے تھے، ان کے مرثیے لکھ کر چالیس آدمیوں کے ساتھ مکہ گیا۔ مرثیہ پڑھ کر خود بھی رویا اور قریش کو بھی رلایا۔ ساتھ ہی قریش سے عہد کیا کہ جنگ بدر کا بدلہ لیں گے۔ واپس آکر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں اشعار کہے۔ شعر کہہ کہہ کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لوگوں کو بھڑکاتا۔ اپنے قصیدوں میں مسلم خواتین کا ذکر نہایت نازیبا طریق پر کرتا۔ دولت مند اور با اقتدار شخص کی عقل مر جائے اور ایمان اس کے دل میں نہ رہے تو وہ سب کے لیے آفت کا مجسمہ بن جاتا ہے اور آخر کار تباہ و برباد ہوتا ہے۔

درسِ حدیث

(چالیس احادیث مبارکہ)

عنوان: تعمیر، سیرت و اصلاحِ معاشرہ

سعید وحید صدیقی ☆

1۔ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ (ترمذی)

ترجمہ: ''کلام سے پہلے سلام کہا کرو۔''

Greeting or Salaam is must before speech

تشریح: معلوم ہوا کہ مسلمان کے لیے سلامتی چاہنا ہر بات پر مقدم ہے۔ سلام کے بعد مصافحہ کرنا اور ''اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے گناہ معاف فرمائے'' ۔کہنا سنت ہے۔

2۔ المؤمن من آمنه الناس علىٰ دمائهم و اموالهم (ترمذی)

ترجمہ: ''مومن وہ ہے جس پر لوگ اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں بھروسہ کریں۔''

A believer is one whom people trust about their persons and their property / wealth.

تشریح: مومن کا لفظ امن سے بنا ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی غیبی حقیقتوں پر ایمان لا کر اپنے دل کو شکوک و شبہات کی پریشانیوں سے محفوظ کر کے اطمینان حاصل کر لیتا ہے اور اس کی بنیاد پر اپنے اعلیٰ اخلاق و اعمال کے ذریعے اپنے معاشرے کے لیے امن و اطمینان کا باعث بنتا ہے جس کی وجہ سے لوگ اس پر ہر معاملہ میں اعتماد اور بھروسہ کرتے ہیں۔ حضور ﷺ کا لقب الصادق (سب سے زیادہ سچا) اور الامین (سب سے زیادہ امانت دار) تھا۔

3۔ لا يؤمن احدكم حتىٰ يحب لاخيه ما يحب لنفسه (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے

☆ والدہ محترمہ، ڈاکٹر، پروفیسر میجر (ر) سیف الدین سیف رفاعی

لیے پسند کرتا ہے''۔

None of you will have faith till he wishes for his brother what he likes for himself.

تشریح: یہ اصول عدل وانصاف کی بنیاد پر ہے۔اپنے ہر مسلمان بھائی بہن کو اپنے جیسا سمجھے اور اس کے تمام حقوق کو اپنے حقوق کے برابر اہمیت دینے اور ادا کرنے سے ہی معاشرے میں انصاف اور امن قائم ہوسکتا ہے۔

4۔ لا یؤمن احدکم حتی اکون احبّ الیه من وّلدہ و والدہ والناس اجمعین (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ میرے (یعنی رسول اللہ ﷺ) کے ساتھ اپنی اولاد، ماں باپ اور ساری دنیا سے زیادہ محبت نہ رکھتا ہو''

None of you will have faithtill he loves me more than his father, his children, and all mankind.

تشریح: یہ ایمانی محبت ہے جو طبعی محبت سے کہیں زیادہ اونچا درجہ رکھتی ہے۔یہ محبت آنحضرت ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری سے ہی سچی ثابت ہوسکتی ہے۔جیسا کہ آگے ایک حدیث میں آرہا ہے۔

5۔ المسلم من سلم المسلمون من لّسانه ویدہ (مسلم)

ترجمہ: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت اور محفوظ رہیں۔''

A real belierver is one from whose tongue and hands the other Muslims are safe.

تشریح: مسلم کا لفظ سلم سے بنا ہے۔اس کے معنی سلامتی ہے۔سچا مسلمان وہی ہے جو ایمان اور اسلام پر عمل کرکے اپنے آپ کو بھی ہر برائی سے محفوظ رکھے اور دوسروں کو بھی زبان یا ہاتھ پاؤں سے کوئی تکلیف نہ دے اور معاشرے کے لیے امن وسلامتی کا ذریعہ بنے۔

6۔ المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔نہ اس پر خود ظلم کرے نہ کسی کو ظلم کرنے کا موقع دے۔''

All Muslim are brothers. No one should oppress nor let any other oppress his brother.

تشریح: مسلمان پر اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف نہ دینے کے ساتھ یہ بھی واجب ہے کہ کسی کو بھی اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف دینے کا موقع نہ دے۔ ساری دنیا کے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اس لیے سب کا دکھ سکھ اور نفع نقصان ایک ہی ہے۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی کسی مسلمان کو تکلیف پہنچے اس کی مدد اور حفاظت کرنا سب مسلمانوں کا فرض ہے۔

7۔ سباب المسلم فسوق و قتاله کفر (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔''

Abusing a Muslim is Fusuq (evil doing) and killing him is Kufr (disbelief).

تشریح: گالی، عزت کو نقصان پہنچاتی ہے اور جنگ وقتل سے کسی کی جان جاتی ہے۔ اس لیے مسلمان کے لیے ایسے کام جائز نہیں ہیں۔

8۔ من کان فی حاجة آخیه کان الله فی حاجته (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''جو مسلمان اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرمائے گا۔''

Whosoever will help and look after his fellow human beings, Allah will always help him.

تشریح: دوسروں کے کام آنا مسلمان کا اہم فرض ہے۔ مزید یہ فائدہ کہ اس طرح اللہ تعالیٰ اس کے کام بنا دیتے ہیں۔ خادم خلق مسلمان کے لیے اس سے بڑھ کر فائدے کی صورت کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا کام بنا دے۔

9۔ من سکت سلم ومن سلم نجا (بخاری)

ترجمہ: ''جو خاموش رہا وہ سلامت رہا اور جو سلامت رہا اس نے نجات پائی۔''

One who remains silent, remain safe, and the one who remains safe will attain salvation.

تشریح: خاموشی بجائے خود بڑی خوبی ہے لیکن بعض اوقات کئی گناہوں اور مصیبتوں سے بچنے کا کامیاب ذریعہ بھی ہے۔ بہرحال انسان کو بروقت بولنا چاہیے، ہر وقت بولنا نہیں چاہیے۔

زباں اپنی حد میں ہے بے شک زباں
بڑھے ایک نقطہ تو ہے یہ زیاں

(جاری)

سال نو کا پیغام

قاری خورشید احمد

2024ء کا سال اپنی تلخ وشیریں یادوں کے ساتھ الوداع ہوا اور جاتے ہوئے یہ پیغام دے گیا: ایک پتا شجرِ عمر سے لو اور گرا۔ سال نو 2025ء کے لیل ونہار کا سفر جاری ہو چکا ہے اور یہ بھی بتا رہا ہے کہ دنیا دار القرار نہیں دار الفرار ہے بڑی تیزی سے زندگی کے دن گذر رہے ہیں، شمسی اور قمری نظام کی بے لگام رفتار ہر روز پکار، پکار کر کہتی ہے:

صبح ہوتی ہے، شام ہوتی ہے
زندگی یوں ہی تمام ہوتی ہے

سورج اور چاند کی گردش روز وشب کے قدرتی نظام کے تحت رواں دواں ہے۔

فرمان خداوندی ہے:

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ۔ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ۔ (سورۃ یٰس: آیت نمبر ۳۸ تا ۴۰)

ترجمہ: سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کی ہیں، یہاں تک کہ ہو جاتا ہے کھجور کی پرانی شاخ کی طرح۔ سورج کے بس کی بات نہیں کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن سے آگے بڑھ جائے۔ ہر کوئی ایک، ایک مدار میں تیر رہا ہے۔

قرآن مجید میں دن، رات کے آنے جانے کو اللہ کی قدرت کی نشانی قرار دیا گیا، رات کی تاریکی اور دن کے روشن کرنے میں بڑی حکمتیں ہیں رات کی تاریکی میں قدرت نے ایسا نظام بنایا ہے کہ ہر انسان اور جانور کو رات کی تاریکی میں نیند آتی ہے پورا جہاں ایک ہی وقت میں سو جاتا ہے۔ اگر مختلف لوگوں کے نیند کے مختلف اوقات ہوتے تو جاگنے والوں کے شور وشغب اور کام کاج کی وجہ سے سونے والوں کی نیند بھی خراب ہو جاتی۔

دن کو روشن کرنے کی دو حکمتیں بتائی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ دن کی روشنی میں ہر آدمی اپنی روزی تلاش کر سکتا ہے محنت مزدوری اور صنعت و حرفت سب کے لیے روشنی کی ضرورت پڑتی ہے، دوسرا یہ کہ دن کی آمد و رفت سے سالوں اور مہینوں کی تعداد معلوم کی جا سکتی ہے تین سو ساٹھ دن پورے ہونے پر ایک سال پورا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح تمام حساب و کتاب دن رات کی آمد و رفت سے متعلق ہیں اگر رات دن کا یہ نظام نہ ہو تو مزدور کی مزدوری، ملازم کی ملازمت، معاملات کی میعادیں (Penuids) متعین کرنا سب مشکل ہو جائیں۔ دن، رات کا نظام رب العالمین کی نشانیوں میں بہت بڑی نشانی ہے۔ قرآن مجید میں دن، رات کا ذکر مختلف حالات، واقعات اور احکامات کے ضمن میں 88 بار آیات ہے تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔ (جامع اشاریہ، قرآن پاک، ڈاکٹر اطہر محمود)

اس نظام الٰہی کا مقصد یہ ہے کہ: اس کے ذریعے انسان کو زندگی کے ماہ و سال کا نظام اور حساب رکھنے میں آسانی رہے۔

اسلامی تعلیمات و احکامات کا ایک بہت بڑا حصہ انسانیت کی سہولت کے لیے چاند کی تاریخ سے وابستہ کیا گیا ہے۔ ہجری تاریخ کا اجراء حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوا۔ جس کو اسلامی ہجری کیلنڈر کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اور نماز جیسی اہم عبادت و دیگر چند احکامات کی ادائی اور تکمیل کے لیے ''شمسی کیلنڈر'' کا لحاظ رکھا جاتا ہے اس لیے شمسی کیلنڈر کو بھی غیر اسلامی نہیں کہا جا سکتا۔ بہر حال نئے سال کی آمد پر مختلف ممالک کے لوگ اپنے اپنے انداز میں استقبال کرتے ہیں ان کے بعض انداز شرعی نقطہ نظر سے ناپسندیدہ ہوتے ہیں۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں غیر شرعی اور غیر اخلاقی حرکات و سکنات سے اجتناب کرنا چاہیے جو شریعت اسلامیہ کے منافی ہیں۔ خاص کر بے مقصد اور فضول پروگراموں اور سرگرمیوں میں مال ضائع کرنا سنگین جرم ہے۔ فرمان خداوندی ہے یہ مال تمہارے لیے بہت بڑی آزمائش ہے۔ اور قیامت کے دن سوال کیا جائے گا'' مال کیسے کمایا اور کیسے خرچ کیا، خدا کی عطا کردہ دولت کو فضول کاموں میں خرچ کرنا حرام ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین

(سورہ بنی اسرائیل: آیت نمبر ۲۷)

ترجمہ: بے شک (مال اڑانے والے) شیطان کے بھائی ہیں۔

امام قرطبیؒ نے فرمایا ہے کہ: حرام و ناجائز کام میں ایک درہم (روپیہ) بھی خرچ کرنا (تبذیر) فضول خرچی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: ناجائز مقامات میں اور بے موقع مال خرچ کرنے کا نام فضول خرچی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ: فضول خرچی یہ ہے۔ کہ انسان مال کو کما کر فضول کاموں میں خرچ کرے اسی کا نام اسراف بھی ہے اور تبذیر بھی۔ خاص کر پاکستانی قوم جو اربوں ڈالر قرض کے بوجھ تلے دبی ہوئی ہے۔ جہاں معاشی اور مہنگائی کا دور دورہ ہے غریب عوام کی مشکلات کس کے علم میں نہیں ملک کا ہر شہری بخوبی آگاہ ہے۔

قارئین محترم! خدا کی قسم کئی مائیں اپنے بچوں کو رات کا کھانا اور صبح کا ناشتہ دیئے بغیر سکول لے آتی ہیں۔ ان کی داستانیں سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے نیز ہمارے فلسطینی اور کشمیری بہن بھائیوں اور بچوں سے خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے۔ انسانیت سسک رہی ہے۔ رسول رحمت ﷺ کی امت پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔ کوئی ان کا پُرسانِ حال نہیں ہے ایسے حالات میں ہمیں کوئی خلاف شرع حرکت نہیں کرنی چاہیے ورنہ ہم پر بھی یہ دن آسکتے ہیں جو آج غریبوں اور مظلوموں پر چھائے ہوئے ہیں۔ ہم عیش وعشرت کی رنگین محفلوں سے نئے سال کا آغاز کرتے ہوئے یہ حقیقت فراموش کر دیتے ہیں کہ: ہر روز سورج طلوع اور غروب ہوتے ہوئے یہ پیغام دیتا ہے کہ فکر کر! آنے والے ماہ وسال کو قیمتی بنا۔ ان دنوں اور راتوں کو عبادت خدا اور خدمت خلق میں لگا دے۔ ہوش کے ناخن لے، بقول علامہ اقبالؒ کے: خیز! از خواب گراں خواب گراں خیز، بیدار ہو! غفلت کی نیند سے جاگ اے انسان! تیری زندگی برف کی طرح پگل رہی ہے۔

غافل تجھے گھڑیال دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹا دی

اللہ تعالیٰ آنے والا سال 2025ء ہمارے لیے باعث برکت بنائے آمین۔ نئے سال سے امیدیں وابستہ نہ کریں بلکہ اپنے اعمال کو درست کریں ارشاد باری ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (سورہ رعد: آیت نمبر ۱۱)

ترجمہ:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال اپنی حالت کے آپ بدلنے کا

اللہ کریم، رؤف رحیم، ہمارے وطن کو حادثات، خرافات، بددیانتی، دسیسہ کاری، ظلم وستم، جور و جفا اور ہر قسم کی دہشت گردی سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین یارب العلمین۔

اللہ کے کامل بندوں کی پہچان

قرآن مجید کے آئینہ میں

(3)

علامہ قاری محمد طیب قاسمیؒ

مومن کا سجود و قیام

آگے فرماتے ہیں والذین یبیتون لربھم سجدًا وّقیامًا اور رحمٰن کے بندے ایسے ہیں کہ رات بھر نماز پڑھتے پڑھتے گذار دیتے ہیں۔ کبھی سجدہ کرتے ہیں، کبھی قیام کرتے ہیں پھر عبادت خداوندی میں روتے روتے پورا وقت گذار دیتے ہیں۔

نقصان کو دور کرنا نفع سے پہلے ہے

یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جهنم۔ اے اللہ! عذاب جہنم کو ہم سے ہٹا دیجئے کہ یہ ہمارے ذمہ لازم نہ ہو نہ ہمارے سر پر نہ پڑے گلے کا ہار نہ بن جائے۔ انها ساءت مستقرا ومقامًا۔ یہ بدترین ٹھکانہ بدترین مقام ہے اے اللہ! ہم کو اس سے نجات دیجئے۔ اس میں دفع مضرت کو خصوصیت سے بیان کیا ہے جلب منفعت یعنی نفع کمانا وہ اگلا کام ہے کہ جنت مانگو، رضا خداوندی مانگو، دیدار الٰہی کی طلب کرو۔ مگر پہلے جہنم سے تو بچ جاؤ، تو ضرر کا دفع کرنا پہلے ہے نفع کی خواہش سے، اس لیے خصوصیت سے ذکر کیا ربنا اصرف عنا عذاب جهنم ان عذابها کان غرامًا انها ساءت مستقرًا ومقامًا۔

سابقہ آیات کی روشنی میں یہ تین حالتیں آگئیں، ایک ملنے کی اس میں گفتگو کا ادب بتلایا ہے، چال ایسی ہو، قال ایسی ہو، اس کے بعد تنہائی میں ذکر اللہ بتلایا ہے کہ تو تنہائی اللہ کرتے رہو تنہائی میں بھی فارغ مت بیٹھو، بیکار اپنا وقت ضائع مت کرو، زبان سے اللہ اللہ کہے جاؤ، سبحان اللہ کہے جاؤ لا الہ الا اللہ کہے جاؤ۔ درود شریف پڑھتے جاؤ۔ اور جہنم سے پناہ مانگتے رہو۔ یہ تنہائی کے کام ہیں اب گویا تنہائی ختم ہوئی اب معاملات آئے لین دین تجارت و

زراعت و مالیات کے آداب بتلاتے ہیں۔

لین دین میں اعتدال اختیار کرنا چاہیے

والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قوامًا۔ جب کسی کو دینے پر آؤ تو فضول خرچی مت کرو۔ اتنی سخاوت مت کرو کہ گھر کا سارا سامان ہی اٹھا کر دیدو۔ اور پھر کل اپنے آپ بھیک مانگتے ہی جاؤ۔ یہ کوئی سخاوت نہیں یہ فضول خرچی ہے اور اتنی کنجوسی بھی مت کرو کہ ایک پائی بھی نہ نکلے ہاتھ سے، یہ بخل ہے یہ زیبا نہیں اور فضول خرچی بھی زیبا نہیں۔ رحمٰن کے بندوں کو دینا ہو اعتدال کے ساتھ اور روکنا ہو تو بھی اعتدال کے ساتھ۔ یعنی کسی غلط کام میں خرچ نہ ہو، حلال کی ہماری کمائی ہے اور چلی جائے حرام موقعہ میں، کھیل میں تماشوں اوباشوں میں یہ نہ ہونا چاہیے بلکہ جب کمائی اپنی نیک ہے تو نیکی کے راستے پر خرچ بھی کرو۔ اور اعتدال کے ساتھ کرو۔ ایسا نہیں کہ گھر بھی خالی کردو جذبے میں آکر اور کل کو سوال کرتے پھرو۔ اسی لیے اعتدال کا راستہ بتلا دیا کہ نہ فضول خرچی اور اسراف ہو اور نہ بخل اور کنجوسی ہو کہ کچھ بھی نہ نکلے بلکہ وکان بین ذالک قوامًا اعتدال کے ساتھ ہو۔ گویا یہ لین دین کا طریقہ اور ڈھنگ بتلایا کہ مومن کی اور رحمٰن کے بندوں کی یہ شان ہونی چاہیے کہ نہ وہ محض سخاوت کرنے والے ہوں اور نہ محض بخیل ہوں۔ درمیان کا راستہ اختیار کریں کہ خرچ بھی کریں اور حسب ضرورت رکھیں بھی۔ روکیں ناجائز جگہ سے اور خرچ کریں نیک جگہ میں اس میں بھی درمیانہ طریقہ مدنظر رہے۔ یہ تو ہوا بندوں کے ساتھ معاملہ اب آگے بتلایا کہ اللہ کے ساتھ کیا معاملہ ہونا چاہیے۔

مومن کا معاملہ خدا کے ساتھ

والذین لایدعون مع اللہ الٰھا اٰخرا۔ رحمٰن کے بندوں کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ کے ہوتے ہوئے کسی غیر اللہ سے فریاد نہیں کرتے نہ غیر اللہ سے بیٹا مانگتے ہیں نہ غیر اللہ سے استفادہ کرتے ہیں نہ غیر اللہ کے سامنے جھکتے ہیں نہ غیر اللہ کو حاجت روا سمجھتے ہیں حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام جیسی پاک مخلوق کہ ان سے زیادہ کوئی مقدس نہیں ان سے بھی مدد نہیں مانگتے اور ان کی عبادت بھی نہیں کرتے عبادت صرف ایک ہی ذات کی کرتے ہیں۔ مانگتے ہیں تو صرف ایک ہی ذات سے، حاجت روا ایک ہی کو سمجھتے ہیں۔ انبیاء اور اولیاء کو حاجت روا نہیں سمجھتے، وہ سمجھتے ہیں کہ جیسے ہم بندے ہیں اسی طرح یہ بھی اللہ کے محتاج اور بندے ہیں۔ انہیں تو وہ دے گا جو صرف اپنی ذات سے غنی ہو۔ وہ صرف اللہ کی ذات ہے تو پکارتے ہیں تو صرف اللہ کو پکارتے ہیں، انبیاء و اولیاء نے بھی تعلیم دی ہے کہ تم اللہ کو پکارو اور اسی سے

مرادیں مانگو اور اسی کی عبادت کرو۔

انبیاء نے توحید کی تعلیم دی

قرآن کریم میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے صاف تعلیم موجود ہے، اولیاء تو ان کے بعد کے ہیں۔ وما كان لبشران يوتيه الله الكتب والحكم والنبوة ثم يقول للناس كونوا عباد الى من دون الله ولكن كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتب وبما كنتم تدرسون۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کسی بشر کو زیبا نہیں کہ: اللہ تعالیٰ اس کو علم دے حکمت دے اور نبوت دے اور وہ یوں کہے لوگوں سے کہ کونو عباداً الی کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے پکارنے لگو یہ کسی بشر کے لیے جائز نہیں انبیاء کے لیے بھی جائز نہیں انبیاء کا طبقہ سب سے زیادہ مقدس طبقہ ہے جب ان کو یہ تنبیہ ہے حق تعالیٰ شانہ کی تو دوسرے کس شمار میں۔ کسی نے بھی اس قسم کی تعلیم نہیں دی کہ تم اللہ کو چھوڑ کر ہمیں پوجنے لگو بلکہ تعلیم یہ دی کہ تم ربانی بن جاؤ اور ربانی بننے کے لیے آئے ہو۔ مگر ربانی کب بنو گے؟ جب تم کتاب اللہ کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھو گے۔ پھر توحید معلوم ہوگی، پھر اللہ کے آگے جھکنے کا تمہیں علم ہوگا پھر اسی کے آگے جھکو گے کسی دوسرے کو نہیں پکارو گے۔

شرک کوئی مذہب نہیں

اگر تم نے کتاب اللہ کو چھوڑ دیا اور اس کا علم بھی حاصل نہ کیا تو جہالت کے ساتھ جس کے آگے چاہو جھک جاؤ۔ پتھر کے آگے جھک جاؤ۔ آگ کے آگے جھک جاؤ۔ نہیں جھکو گے تو خدا کے آگے نہیں جھکو گے، سب غیر کے آگے جھکیں گے یعنی شرک میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ شرک کوئی مذہب نہیں یہ تو خدا کی پھٹکار ہے اس واسطے کہ حق تعالیٰ معبود حقیقی ہیں جب اس کے آگے نہ جھکے تو دنیا کی ہر چیز کے آگے اسے جھکواتے ہیں کہ اس کے آگے بھی ذلیل ہو، اس کے آگے بھی ذلیل ہو، اتنا ذلیل وخوار کرتے ہیں کہ آگ کے آگے وہ جھکا ہوا ہے، پانی کے آگے جھکا ہوا ہے اور آدمی کے آگے وہ جھکا ہوا حتی کہ لوگوں نے انتہا کر دی یہ کوئی مذہب ہے؟ یہ تو پھٹکار ہے خدا کی۔

جب اس عزت والے کی بارگاہ کے سامنے نہ جھکے تو ایک ذرّے کے آگے ناک رگڑواتے ہیں کہ اس کے آگے جھکو اس کے آگے بھی ذلیل ہو۔ کہیں تمہارے لیے عزت نہیں تو یہ شرک تو پھٹکار ہے کوئی مذہب نہیں ہے۔

(جاری)

بسم اللہ کے فضائل وفوائد

(1)

مولانا محمد اجمل خانؒ لاہوری

اسلام جو تہذیب انسان کو سکھلاتا ہے، اس کے قواعد میں سے ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ہر کام کی ابتداء خدا تعالیٰ کے نام سے کرے (کیوں کہ خدا کے نام سے بڑھ کر روح واخلاق کو بلند کرنے والا ذکر کوئی اور نہیں) اس قاعدے کی پابندی اگر شعور اور اخلاص کے ساتھ کی جائے تو اس سے لازماً تین فائدے حاصل ہوں گے:

ایک یہ کہ آدمی بہت سے غلط کاموں سے بچ جائے گا۔ کیوں کہ خدا تعالیٰ کا نام لینے کی عادت اُسے ہر کام شروع کرتے وقت یہ سوچنے پر مجبور کردے گی کہ کیا واقعی میں اس کام پر خدا کا نام لینے میں حق بجانب ہوں۔

دوسرا یہ کہ جائز صحیح اور نیک کاموں کی ابتداء کرتے ہوئے خدا کا نام لینے سے آدمی کی ذہنیت بالکل ٹھیک سمت اختیار کرے گی اور ہمیشہ صحیح ترین نقطہ سے اپنے کام کا آغاز کرے گا۔

تیسرا اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب وہ خدا کے نام سے اپنا کام شروع کرے گا تو خدا کی تائید اور توفیق اس کے شامل حال ہوگی۔ اس کے کام میں برکت ڈالی جائے گی اور شیطان کی فساد انگیزیوں سے اس کو بچایا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے کہ جب بندہ اس کی طرف توجہ کرتا ہے تو وہ بھی بندے کی طرف توجہ فرماتے ہے۔

بسم اللہ کے فضائل

۱۔ حدیث: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے بسم اللّٰہ کے متعلق پوچھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور یہ نام اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم سے اس قدر قریب ہے، جیسے آنکھ کی سفیدی اور سیاہی میں قرب ہے۔ (ابن مردویہ)

۲۔ حدیث: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عیسیٰ ابن مریم کو ان کی والدہ ماجدہ نے معلّم کے سپرد کیا۔ معلّم نے حضرت عیسیٰؑ سے کہا، بسم اللّٰہ

الرحمٰن الرحیم لکھو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا بسم اللہ کیا چیز ہے؟ معلّم نے کہا مجھے علم نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا، ب سے مراد برکت الٰہی ہے اور س، سے مراد سنا الٰہی ہے اور م، سے مراد مملکت الٰہی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ سب کا معبود مالک ہے۔ دین و دنیا میں کافروں اور مسلمانوں پر رحم کرنے والا ہے اور آخرت میں صرف مسلمانوں پر رحیم ہوگا۔

۳۔ حدیث: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی جو سوائے سلیمان علیہ السلام کے کسی پیغمبر پر نازل نہیں ہوئی اور وہ ہے ''بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم''۔

ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرنے کی حکمت

اسلام نے ہر کام کو اللہ کے نام سے شروع کرنے کی ہدایت دی ہے کہ انسان کی پوری زندگی کا رُخ اللہ تعالیٰ کی طرح پھیر دیا ہے کہ وہ قدم قدم پر اس حلف وفاداری کی تجدید کرتا رہے کہ میرا وجود اور میرا کوئی کام بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی وارادے اور اس کی امداد کے نہیں ہوسکتا۔ جس نے اس کی ہر نقل وحرکت اور تمام معاشی اور دنیوی کاموں کو بھی ایک عبادت بنا دیا۔

عمل کتنا مختصر ہے کہ نہ اس میں کوئی وقت خرچ ہوتا ہے نہ محنت اور فائدہ کتنا عظیم ہے کہ دنیا بھی دین بن گئی۔ ایک کافر بھی کھاتا پیتا ہے اور ایک مسلمان بھی۔ مگر مسلمان اپنے لقمے سے پہلے بسم اللّٰہ کہہ کر یہ اقرار کرتا ہے کہ یہ لقمہ زمین سے پیدا ہونے سے لے کر پک کر تیار ہونے تک آسمان وزمین اور سیاروں اور ہوا وفضائی مخلوقات کی طاقتیں۔ پھر لاکھوں انسانوں کی محنت صرف ہو کر تیار ہوا ہے۔ اس کا حاصل کرنا میرے بس میں نہ تھا۔ اللہ ہی کی ذات ہے جس نے ان تمام مراحل سے گزار کر یہ لقمہ یا گھونٹ مجھے عطا فرمایا ہے۔ مومن کافر دونوں سوتے جاگتے بھی ہیں۔ چلتے پھرتے بھی ہیں، مگر ہر مومن سونے سے پہلے اور بیدار ہونے کے وقت اللہ کا نام لے کر اللہ کے ساتھ اسی طرح اپنے رابطے کی تجدید کرتا ہے۔ جس سے یہ تمام دنیاوی اور معاشی ضرورتیں ذکر خدا بن کر عبادت میں لکھی جاتی ہیں۔ مومن سواری پر سوار ہوتے ہوئے بسم اللّٰہ کہہ کر گویا یہ شہادت دیتا ہے کہ اس سواری کا پیدا کرنا یا مہیا کرنا۔ پھر اس کو میرے قبضہ میں دے دینا انسان کی قدرت سے باہر چیز ہے۔ رب العزت ہی کے بنائے ہوئے نظام محکم کا کام ہے کہ کہیں کی لکڑی، کہیں کا لوہا، کہیں کی مختلف دھاتیں، کہیں کے کاریگر، کہیں کے چلانے والے سب کے سب

میری خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ چند پیسے خرچ کرنے سے اتنی بڑی خلق خدا کی محنت کو ہم اپنے کام میں لا سکتے ہیں اور وہ پیسے بھی ہم اپنے ساتھ کہیں سے نہیں لائے تھے۔ بلکہ اس کے حاصل کرنے کے تمام اسباب بھی اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔غور کیجئے اسلام کی صرف اسی ایک ہی مختصری تعلیم نے انسان کو کہاں سے کہاں پہنچادیا۔اس لیے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ بسم اللہ ایک نسخہ اکسیر ہے۔جس سے تانبے کا نہیں بلکہ خاک کا سونا بنتا ہے۔

(معارف القرآن: مفتی محمد شفیعؒ۔جلد ۱)

بسم اللہ کی برکات

۱۔ امام رازیؒ: بسم اللہ کی برکات بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ فرعون نے دعویٰ الوہیت کرنے سے پہلے ایک مکان بنایا تھا اور اس کے بیرونی دروازے پر بسم اللہ لکھی تھی۔ جب اُس نے خدائی دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُس کو تبلیغ اسلام کی تو اُس نے قبول نہ کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے حق میں بُددعا کی:

خداوندا! تُو نے اس کو کس لیے مہلت دے رکھی ہے؟

وحی آئی۔اے موسیٰ! (علیہ السلام) یہ ہے تو اس قابل کہ اس کو ہلاک کردیا جائے۔لیکن اس کے دروازے پر بسم اللہ لکھی ہوئی ہے جس کی وجہ سے وہ عذاب سے بچا ہوا ہے۔اسی وجہ سے فرعون پر گھر میں عذاب نہیں آیا، بلکہ وہاں سے نکال کر دریا میں غرق کیا گیا۔

سبحان اللہ! جب ایک کافر کا گھر بسم اللہ کی وجہ سے عذاب سے بچ گیا، تو اگر کوئی مسلمان اس کو اپنے دل و دماغ اور زبان پر لکھ لے تو کیوں نہ وہ عذاب الٰہی سے محفوظ رہے (تفسیر کبیر، امام رازیؒ)

۲۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز دہلویؒ تفسیر عزیزی میں لکھتے ہیں کہ مفسرین نے کہا ہے کہ: جب طوفان نوحؑ نے اس دنیا کو اپنے خوفناک عذاب سے چنگل میں گھیر لیا اور حضرت نوح علیہ السلام اپنی کشتی میں سوار ہوئے تو وہ بھی خوف غرق سے گھبرا رہے تھے۔انہوں نے غرق سے نجات پانے اور اس عذاب خداوندی سے محفوظ رہنے کے لیے بسم اللہ مجرٖھا ومرسٰھا کہا۔اس کلمہ کی برکت سے ان کی کشتی ڈوبنے سے محفوظ وسالم رہی۔

مفسرین کہتے ہیں کہ جب اس آدھے کلمے کی وجہ سے اتنے ہیبت ناک طوفان سے نجات حاصل ہوئی، تو جو

CamScanner

شخص اپنی پوری زندگی اس پورے کلمے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اپنے ہر کام کی ابتداء کرنے کا اہتمام کرے وہ نجات سے کیوں کر محروم رہ سکتا ہے؟ (تفسیر کبیر جلد ۱)

۳۔ حضرت سلیمانؑ نے جب بلقیس ملکہ یمن کو خط لکھا تو اس میں انہ من سلیمان و انہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا تو اس کی برکت سے بلقیس ان کے نکاح میں آئی اور اس کا پورا ملک حضرت سلیمانؑ کے قبضہ میں آیا۔

۴۔ حضرت عیسیٰ السلام کا ایک دفعہ قبرستان میں سے گزر ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص پر نہایت شدت کے ساتھ عذاب کیا جا رہا ہے۔ یہ دیکھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام چند قدم آگے تشریف لے گئے تو ملاحظہ فرمایا کہ اس قبر میں نُور ہی نُور ہے اور وہاں رحمتِ الٰہی کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ بہت حیران ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ مجھے اس کا راز بتایا جائے۔ ارشاد ہوا کہ روح اللہ! یہ شخص سخت گنہگار بدکار تھا، اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا۔ لیکن اُس نے اپنی بیوی حاملہ چھوڑی تھی اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور آج اس کو کتب بھیجا گیا، اُستاد نے اس کو بسم اللہ پڑھائی مجھے حیا آئی کہ زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں کہ جس کا بچہ زمین پر میرا نام لے رہا ہے۔

۵۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کے پاس کوئی شخص زہر ہلاہل کا لبریز پیالہ لایا اور کہا کہ اگر آپ اس زہر کو پی کر صحیح سلامت زندہ رہیں تو ہم جان لیں گے کہ آپ کا مذہب اسلام سچا مذہب ہے۔ آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر وہ زہر پی لیا اور خدا کے فضل سے کچھ بھی اثر نہ ہوا۔

۶۔ قیصر روم کو بڑی شدت سے دردِ سر ہوا۔ علاج معالجہ سے مایوسی کے بعد اس نے حضرت فاروق اعظمؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ مجھے دردِ سر کی شکایت ہے کچھ علاج کیجئے۔ آپ نے اُس کے پاس ایک ٹوپی بھیج دی۔ جب بادشاہ وہ ٹوپی اوڑھتا تھا تو درد ختم ہو جاتا اور جب اُتار دیتا تھا تو دردِ سر دوبارہ شروع ہو جاتا اس کو سخت تعجب ہوا۔ اُس نے ٹوپی کو کھلوا کر دیکھا تو اُس میں ایک پرچہ رکھا ہوا تھا جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ (تفسیر کبیر: جلد ۱)

(جاری)

اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہؓ کی علمی شان

(2)

قدسیہ خاکوانی ☆

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح

سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے نکاح کا پیغام دیا، حضرت اُم سلمہؓ نے انکار کیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت عمر بن الخطابؓ اور بعض کہتے ہیں حاطب بن ابی بلتعہ القریشی نے پیغام پہنچایا۔(۲۶) خود حضرت ام سلمہ کے لیے یہ کچھ کم شرف وفخر کی بات نہ تھی، آپ نے اپنی عمر، اہل وعیال اور غیرت مندی کی بنا پر عذر کر دیا، حضرت ام سلمہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر دیجئے کہ میں نہایت غیرت مند عورت ہوں، اور بچوں والی ہوں پھر میرے ورثاء میں سے بھی یہاں کوئی موجود نہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام سلمہؓ سے جا کر کہہ دو کہ میں عمر میں تم سے زیادہ ہوں، جہاں تک تمہاری غیرت کا تعلق ہے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا تمہاری غیرت جاتی رہے گی، اور تمہارا یہ کہنا کہ میں بچوں والی ہوں تو اپنے بچوں کو تسلی دو اللہ اور رسول خبر گیری کریں گے اور تمہارا یہ کہنا کہ میرے اولیاء میں سے یہاں کوئی موجود نہیں تو کسی ولی کا موجود ہونا یا نہ موجود ہونا ضروری نہیں۔

حضرت اُم سلمہؓ نے بڑے بیٹے سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح پڑھا دو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا نکاح جنگ احزاب سے تین سال قبل ہوا۔(۲۷) اور یوں آپ ماہ شوال سنہ ۴ ہجری۔ مارچ ۶۲۵۔ ۶۲۶ کو شامل ازواج مطہرات ہوئیں اور حسب دستور ان کے لیے ایک حجرہ الگ کر دیا گیا یہ حضرت زینب کا حجرہ تھا اور اس وقت وہ وفات پا چکی تھیں (۲۸)۔ زاد المعاد، میں ہے کہ ان کا نکاح حضرت عمر بن الخطاب نے پڑھایا، کیوں کہ حضرت اُم سلمہؓ کے بیٹے کی عمر اس وقت صرف تین سال تھی اس لیے ابوالفرج الجوزی وغیرہ مورخین کی ایک جماعت نے جس میں ابن سعد بھی شامل ہیں نے کہا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے ہی نکاح پڑھایا (۲۹)۔

نکاح کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو اس سے کم نہیں دوں گا جو تمہاری بہن فلاں کو دیا۔

☆ ریسرچ اسسٹنٹ شعبہ اسلامیات، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور

دو چکیاں، دو گھڑے، چمڑے کا ایک تکیہ جس میں کھجور کے پتے بھرے تھے۔ نکاح کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب ام المساکین کے گھر میں حضرت ام سلمہؓ کے ساتھ رہنے لگے، شب زفاف میں حضورﷺ نے یہاں ایک گھڑا پایا جس میں کچھ جو تھے اور ایک چکی نیز پتھر کی ایک ہانڈی جس میں کچھ گھی تھا، حضرت ام سلمہؓ نے جو کو پیسا اور گھی ڈال کر روٹی پکائی یہی دولہا دلہن کو اس رات کھانا میسر ہوا۔ (۳۰)

لوگوں کا بیان ہے صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا یہ تمہارے خاندان والوں کے لیے کوئی گری ہوئی بات نہیں، اگر چاہو تو تین دن تمہارے یہاں رہوں یا پانچ دن یا سات دن البتہ میں نے کبھی اپنی بیویوں میں سے کسی کے لیے سات دنوں کی باری نہیں مقرر کی، حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا یا رسول اللہﷺ آپ جو چاہیں کیجئے میں تو آپ کی بیویوں ہی میں سے ایک ہوں۔ (۳۱)

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارے پاس ایک مغزی لگی ہوئی رضائی ہے جس کو جاڑے میں اوڑھو گی اور گرمی میں بچھاؤ گی اور ایک چمڑے کا تکیہ ہے جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی ہے اور دو چکیاں ہیں جن سے آٹا پیسو گی، اور دو گھڑے ہیں، ایک میں پانی اور ایک میں آٹا رکھو گی، اور ایک بڑا پیالہ ہے جس میں آٹا گوندھو گی، ثرید بناؤ گی، حضرت ام سلمہؓ نے کہا مجھے منظور ہے۔ سو یہی ان کا مہر ٹھہرا۔ (۳۲)

حضرت ام سلمہؓ کے نکاح کی خبر سے امہات المومنین کا تأثر

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جب حضرت اُم سلمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں تو حضرت عائشہؓ کو ان کے حسن و جمال کا حال سن کر بڑا رشک آیا اور نہایت غمزدہ ہوئیں، اور اپنی غمگسار حضرت حفصہؓ سے ذکر کیا، انہوں نے تسلی دی اور کہا کہ چل کر ان کو دیکھنا چاہیے۔ چنانچہ دونوں دیکھنے آئیں دیکھنے پر انہوں نے اعتراف کیا کہ واللہ ان کی خوبصورتی کا جہاں تک ذکر کیا جاتا ہے اس سے بہت زیادہ حسین ہیں۔ (۳۳)

ہند بنت حارث فراسیہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک عائشہ میرا ایک حصہ ہے جس میں ان سے پہلے کوئی نازل نہیں ہوا جب حضورﷺ نے حضرت اُم سلمہؓ سے نکاح کیا تو کسی نے آپ سے سوال کیا۔ یا رسولؐ اللہ اب اس حصے کا کیا حال ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے تو لوگوں کو اندازہ ہوا کہ اس جگہ حضرت اُم سلمہؓ نازل ہو گئیں۔

حضرت اُم سلمہؓ سے روایت حدیث

حضرت ام سلمہؓ کے اقوال اور روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ قدرت نے آپ کو حسن و جمال کے ساتھ دانش و حکمت بھی عطا کی تھی۔ آپ کا علمی مقام و مرتبہ آپ کی روایات سے ظاہر ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بہت سے مسائل اور اسلامی تعلیمات روایت کیے، آپ نے ابوسلمہؓ اور فاطمہ زہراؓ سے بھی روایتیں امت کو پہنچائی ہیں، اسناد سے واضح ہوتا ہے کہ آپ سے آپ کی دونوں اولاد عمر، وزینب اور ان کے بھائی عامر اور ان کے بھائی کے بیٹے مصعب بن عبداللہ اور ان کے مکاتب نبہان، ان کے آزاد کردہ غلام عبداللہ ابن رافع اور نافع اور سفینہ اور ان کے بیٹے اور ابوکثیر اور خیرہ حسن کی والدہ نے روایت کی اور وہ لوگ جو صحابہ میں شمار ہوتے ہیں انہوں نے بھی روایت کی۔ صفیہ بنت شیبہ، ہند بنت حارث فراسیہ، قبیصہ بنت ذؤیب اور عبدالرحمٰن ابن حارث اور کبار تابعین میں سے ابوعثمان نہدی، ابووائل، سعید ابن مسیب، ابوسلمہ اور حمید جو عبدالرحمٰن بن عوف کے بیٹے ہیں اور عروۃ اور ابوبکر ابن عبدالرحمٰن، سلیمان بن یسار اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔ (۳۴)

اُم المومنین اُم سلمہؓ کے موالی

شیبہ بن نصاح بن سرجیس بن یعقوب حضرت ام سلمہؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ (۳۵) سفینہ مولائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بعض کی رائے کے مطابق اُن کا نام رباح تھا ایک سفر میں لوگوں نے اپنی ڈھالیں اور تلواریں اُن پر لاد دیں۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا کہ تم تو سفینہ ہو یوں ان کا نام سفینہ پڑ گیا بعض کی رائے کی مطابق حضرت ام سلمہؓ نے اُن کو خریدا اور اس شرط پر آزاد کیا کہ جب تک وہ زندہ رہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے رہیں۔ (۳۶)

حضرت حسن بصری کی ماں کا نام خیرہ تھا اور باپ کا نام یسار تھا یہ آزاد کردہ غلام تھے خیرہ حضرت ام المومنین اُم سلمہؓ کی آزاد کردہ لونڈی تھیں لوگ کہتے ہیں کہ جب ان کی ماں خیرہ کہیں جاتیں تو حسن کو اُم سلمہؓ کے سپرد کر جاتیں جب حسن بھوک سے روتے تو اُم المومنین اپنے سینے سے لگا لیتیں اور بہلاتی رہتیں یہاں تک کہ ان کی ماں آتیں ان کے سینے سے دودھ بہنے لگتا اور وہ پیتے، لوگ کہتے ہیں کہ ان کی حکمت وفصاحت اسی دودھ کی برکت سے تھی۔ (۳۷)

مقسم مولی ابن عباس جس کی کنیت ابوقاسم تھی انہوں نے ام المومنین اُم سلمہؓ سے حدیثیں سن کر روایت کیں۔ (۳۸)

نافع مدنی ابومیمونہ کے شاگرد تھے اور ابومیمونہ حضرت اُم سلمہؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ (۳۹)

حوالہ جات

26۔ انساب الاشراف: ص۔ ۴۳۱

27۔ تاریخ طبری، جلد۴، ص۔ ۱۷۷۱

28۔ الاصابہ۔ جلد۱: ص۔ ۲۴۰

29۔ زاد المعاد۔ جلد۱: ص۔ ۲۷

30۔ انساب الاشراف۔ ص ۴۳۱

31۔ مسند امام احمد بن حنبل۔ ص ۲۹۲

32۔ طبقات الکبریٰ: جلد ۸۔ ص ۹۴

33۔ الاصابۃ: جلد۴۔ ص۔ ۴۴۰

34۔ المعارف ابن قتیبہ: ص۔ ۱۳۷

35۔ ایضاً ص: ۱۳۶

36۔ ایضاً ص: ۴۴۰

37۔ ایضاً ص: ۵۶۰

38۔ ایضاً ص: ۵۲۸

39۔ الزرقانی۔ جلد۳: ص۔ ۲۷۲

(جاری)

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، کہنے لگا: یا رسول اللہؐ۔: میرا دل بہت ہی سخت ہے۔ اس کا کیا علاج کروں''۔؟ آپؐ نے فرمایا: یتیموں کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا کرو، اور غریبوں کو کھانا کھلایا کرو''۔

[مسند احمد بن حنبل]

امی جی!

محمد شاہد رانا
ڈویژنل ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر و بیت المال

ایک مدت سے میری ماں نہیں سوئی تابش
میں نے اِک بار کہا تھا کہ مجھے ڈر لگتا ہے

میں جب بھی عباس تابش کا یہ شعر پڑھتا ہوں تو مجھے سردیوں کی وہ ٹھٹھرتی ہوئی رات یاد آ جاتی ہے جب میں محض چند سال کا تھا۔ اس رات تیسرے پہر جب میری اچانک آنکھ کھلی تو مجھے شدید بھوک محسوس ہونے لگی۔ میں نے اپنے ساتھ والی چارپائی پر لیٹی امی جی سے کہا کہ امی مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ جو رات گئے تک گھریلو کام کاج میں لگی رہتی تھیں اور حسب معمول سونے کے لیے چارپائی پر لیٹنے لگی وہ شاید سونے لگی تھیں کہ میری آواز سن کر چونک گئیں اور چارپائی سے اُٹھ بیٹھیں پھر باورچی خانے کی طرف چلی گئیں۔ میں نے سوچا امی کچن میں دستیاب کوئی چیز میرے کھانے کے لیے لانے گئی ہیں۔ لیکن مجھے اس وقت خوشگوار حیرت ہوئی جب وہ کچھ دیر بعد ایک چھابی میں تازہ روٹیاں اور پیالے میں گرم گرم سالن لے کر کمرے میں داخل ہوئیں۔ میں کھانا کھانے لگا اور حیرت و استعجاب کے عالم میں ماں کی ممتا کے اس خوبصورت روپ کو دیکھتا رہا اور میں آج اتنے سالوں بعد بھی اُس سرد رات کے تازہ کھانے میں ماں کی ممتا کی محبت میں لپٹی ہوئی حلاوت کو محسوس کرتا ہوں۔

امی جی سے میرا روحانی تعلق تو اسی روز قائم ہو گیا تھا جس روز عالم ارواح میں میری تخلیق ہوئی۔ لیکن جب میں نے آنکھ کھولی اور اپنے اردگرد لوگوں کی پہچان ہونے لگی تو سب سے پہلے جو شبیہ میری آنکھوں میں نقش ہوئی۔ وہ میری ماں کے خوبصورت اور مشفق چہرے کی ہے۔ وہ چہرہ جس سے ازل سے بے پایاں شفقت اور محبت چھلکتی ہے۔ پھر جب ذرا شعور کی آنکھ کھولی تو امی جی نے مجھے بڑی بہن اور بڑے بھائیوں سے متعلق شناسائی دلوائی۔ یہ میری امی ہی تھیں جنھوں نے مجھے سمجھایا کہ بڑی بہن اور بڑے بھائیوں کے نام نہیں لیتے اور بتایا کہ بڑی بہن شاہدہ پروین کو

باجی،سب سے بڑی بھائی شفیق الرحمان کو بڑا بھائی،ان سے چھوٹے بھائی عبدالرحمان کو بھائی جی،عتیق الرحمن کو بھائی جان اور حبیب الرحمن کو ہو بھائی (جنھیں پیار سے سب گھر والے آج بھی ہو کہتے ہیں) کہنا ہے اور آج تک ہم نے اس سبق کو ازبر کیا ہوا ہے۔جس سے ہمارے خاندان میں باہمی احترام کا جذبہ پایا جاتا ہے۔یہی درس مجھ سے آٹھ سال چھوٹے بھائی محمد ساجد رفیق کو دیا گیا۔جس پر ہم سب آج بھی مسلسل عمل پیرا ہیں۔امی جی کی رسمی تعلیم واجبی سی ہے لیکن دینی تعلیم سے رغبت اور احکامات شریعت کی پابندی ان کو ورثہ میں ملی اور پھر ابا جی (ملاں محمد رفیق عاصم) کی صحبت میں (جو خود تبلیغی جماعت سے منسلک تھے) ان کا اسلامی تعلیمات واحکامات سے مزید گہرا تعلق استوار ہوا اور انہوں نے ہمیشہ ہمیں اسلامی شعار کی پابندی،صبر وتحمل،بُردباری اور دوسروں کی مدد کرنے کا درس دیا۔وہ خود بھی پابند صوم صلوٰۃ اور صبر وتحمل والی خاتون ہیں۔اس پیرانہ سالی میں بھی ان کی کوشش ہوتی ہے کہ رمضان المبارک کے سارے روزے رکھیں۔ہم سب بہن بھائیوں کو علم کے حصول کی رغبت دلوانے میں ابا جی کے ساتھ ساتھ امی جی کا بھی کلیدی کردار ہے۔جس کی بدولت ہمارے گھر میں ایک تعلیمی ماحول رہا۔امی جی جہاں تمام بہن،بھائیوں کے لیے کھانا پکانے،ان کے کپڑے دھونے اور گھر کی صفائی ستھرائی کا کام انجام دیتی تھیں۔وہاں ہم سب کی سکول جانے کی تیاری بھی کرواتیں۔یہاں تک کہ ہماری لکھی تختیاں بھی خود دھوتی تھیں اور جب کبھی فرصت میسر آتی تو ہمیں اُردو کے حروف تہجی بھی اپنے ہاتھ سے کچی پنسل سے تختی پر لکھ کر دیتیں۔تاکہ ہم ان پر قلم پھیر کر انہیں زبانی یاد کر سکیں۔مجھے آج بھی یاد ہے کہ امی جی تختی پر اپنے قلم سے''ڈ'' کا حرف اتنی خوبصورتی سے لکھتیں کہ ہم سب بہن بھائی باوجود کوشش کے اتنا خوبصورت''ڈ'' نہ لکھ سکتے وہ ہمیں چیلنج کرتیں کہ ایسا''ڈ'' لکھ کر دکھاؤ لیکن ماں سے بھلا کون جیت سکتا ہے؟ ہم سب ''ڈ'' لکھنے لگ جاتے لیکن امی جیسا خوبصورت''ڈ'' نہ لکھ پاتے۔امی جی کی تعلیم سے رغبت بہت زیادہ تھی۔شاید اس لیے کہ جب وہ ابتدائی تعلیم کی عمر کو پہنچیں تو انہیں ہجرت کے جانکاہ عمل سے گزرنا پڑا۔امی جی ہندوستان میں اپنے آبائی گاؤں میں اپنی بڑی بہن رابعہ کے ساتھ مسجد مکتب میں داخل ہو چکی تھیں۔ابھی حروف والفاظ سے آشنائی حاصل کی تھی کہ:

آئی ایسی موج کے ساحل چھوٹ گیا

وہ اپنے خاندان کے ساتھ ضلع پٹیالہ کے ایک گاؤں اُجراور میں رہتی تھیں۔اُجراور گاؤں میں اپنی ابتدائی زندگی کے گزرے چند سالوں کے کئی حالات وواقعات امی جی کو آج بھی یاد ہیں۔وہ بتاتی ہیں کہ اُجراور گاؤں میں ہمارے آس پاس کے گھروں کی چھتیں آپس میں ایسے جڑی ہوتی تھیں کہ پوڑساں (سیڑھی) کے ذریعے اپنی چھت

پر چڑھ کر چھتوں پر چلتے ہوئے کسی دوسرے کے گھر تک پہنچ جاتے تھے۔ ہندوستان میں گزرے ایام کے چھوٹے چھوٹے کئی دوسرے واقعات ہیں جو اپنی عمر کے ابتدائی سالوں میں امی جی کی یاداشت کا حصہ بنے اور آج تک انہیں یاد ہیں۔ ان واقعات میں سے ایک واقعہ ایسا ہے کہ جب انہوں نے میرے بچپن میں پہلی مرتبہ مجھے سنایا۔ تو ایک سنسنی سی میرے بدن میں دوڑ گئی اور میں حزن وملال کی سی کیفیت سے دوچار ہو گیا اور آج بھی جب اس واقعہ کے بارے میں سوچتا ہوں تو افسردہ ہو جاتا ہوں۔

امی جی بتائی ہیں کہ یہ موسم گرما کی ایک صبح تھی۔ جب ان کے ابا جی (ہمارے نانا جی) اپنے گاؤں اُجرا ور سے کسی کام کے سلسلہ میں پٹیالہ شہر جانے کے لیے قریبی ریلوے اسٹیشن کولی کے لیے پیدل روانہ ہوئے تو ان کے گھر سے روانہ ہونے کے تھوڑی دیر بعد ان کی امیّ (ہماری نانی جان) کو خیال آیا کہ اُن کے چھوٹے بیٹے عبدالصمد کے لیے انہوں نے جس بوتل میں شہر کے ڈاکٹر سے دوائی لانی تھی وہ گھر پر ہی بھول گئے ہیں۔ تو ہماری نانی جان نے ہماری امی جی کو (جن کی عمر اس وقت بمشکل سات سال تھی) کہا کہ یہ خالی بوتل اپنے ابا جی کو گلی میں پکڑا آؤ جو ابھی گھر سے نکلے ہیں۔ امی جی بتاتی ہیں کہ میں خالی بوتل لے کر ابا جی کو دینے کے لیے گھر سے نکلی تو میرے گلی میں جانے تک وہ نظروں سے اوجھل ہو چکے تھے۔ چونکہ ان کے ابا جی ان دنوں جوان تھے۔ لہٰذا وہ بڑے بڑے قدم بھرتے ہوئے کافی دور جا چکے تھے۔ امیّ جی کو ہماری نانی جان کی ہدایت کے مطابق وہ بوتل ابا جی کے حوالے کرنا تھی۔ لہٰذا وہ اپنے گاؤں اُجراور سے نکل کر قریبی کولی کے ریلوے اسٹیشن کی طرف جانے والے راستے پر ننگے پاؤں بھاگتی رہیں۔ کیونکہ ابا جی کو بوتل دینے کی جلدی میں وہ ننگے پاؤں ہی گھر سے چل پڑی تھیں۔ کولی گاؤں کے ریلوے اسٹیشن کی طرف جانے والے راستے پر وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد رک کر کسی راہ گیر کو، کسی کھیت میں کام کرنے والے کو اپنے ابا جی کا حلیہ بتا تیں تو وہ کہتے کہ ''ہاں'' اس حلیہ کا آدمی ابھی یہاں سے گزرا ہے۔ موسم گرما کی اُس صبح گرمی ہوتے ہوئے سورج کی تپش اور دور دراز ریلوے اسٹیشن کا دشوار گزار راستہ امیّ جی کے جذبہ کے راستے میں حائل نہ ہو سکا اور لوگوں سے پوچھتے پوچھتے کئی میل کا سفر طے کر کے بالآخر دوپہر کے وقت وہ سات سالہ بچی اپنے ابا جی کو اپنی امیّ کی دی ہوئی خالی بوتل دینے کی دھن میں کولی کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گئی۔ جب وہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو سورج کی گہری تپش اپنے زوروں پر تھی اور پلیٹ فارم گرمی سے تپ رہا تھا۔ ان کے پاؤں جل رہے تھے۔ اتنے میں انہوں نے دور سے ایک ریل گاڑی آتی دکھائی دی اور دھیرے دھیرے پلیٹ فارم پر آ گئی۔ امیّ جی نے اِدھر اُدھر دیکھا تو اُن کو پلیٹ فارم پر

ابا جی نظر نہ آئے۔ لیکن انہوں نے سوچا کہ ریل گاڑی میں سوار ہو کر ابا جی کو تلاش کر لوں گی اور یہ خالی بوتل ان کے حوالے کر دوں گی۔ ابھی امی جی یہ سوچ رہی تھیں کہ اسی ٹرین سے امی جی کے گاؤں اُجراور کے دو نوجوان اترے۔ انہوں نے اکیلی امی جی کو دیکھ کر پوچھا کہ آپ کہاں جا رہی ہیں۔ امی جی نے بتایا کہ ان کے ابا جی پٹیالہ جانے کے لیے روانہ ہوئے تھے اور یہ بوتل بھول گئے ہیں۔ لہٰذا ابا جی کے پیچھے جا رہی ہوں تاکہ یہ بوتل ان کے حوالے کر سکوں۔ امی جی گاڑی میں سوار ہونے کے لیے آگے بڑھیں۔ تو ایک نوجوان نے امی جی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''کلثوم، یہ گاڑی مخالف سمت میں جا رہی ہے۔ جبکہ آپ کے ابا جی کی گاڑی کافی دیر پہلے پٹیالہ کے لیے روانہ ہو چکی ہے''۔ اس طرح ان نوجوانوں نے امی جی کو ایک انجانے سفر پر بھٹکنے سے روک لیا اور اپنے ساتھ گاؤں واپس چلنے کا کہا۔ وہ کولی ریلوے اسٹیشن سے باہر آ کر جب واپس اُجراور کی طرف روانہ ہوئے تو امی جی کے ننگے پاؤں گرم زمین کی تپش سے جلنے لگے۔ امی جی بتاتی ہیں کہ وہ فرشتہ صفت نوجوان باری باری مجھے اپنے جوتے پہناتے تاکہ میرے پاؤں زمین کی تپش سے بچ سکیں۔ امی جی کو یاد ہے، کہ ان نوجوانوں میں ایک پیرزادوں کا لڑکا تھا اور دوسرا سناروں کا۔ ایک کا نام بشیر تھا اور دوسرے کا حبیب۔ ان نوجوانوں نے پیاس اور گرمی کی شدت کو کم کرنے کے لیے رستے میں ایک دکاندار سے شکر لے کر شربت بنایا اور خود بھی پیا اور امی جی کو بھی پلایا۔ اس شربت کی ٹھنڈک آج بھی امی جی کو محسوس ہوتی ہے۔ ان دونوں نوجوانوں نے امی جی کو با حفاظت گھر پہنچایا تو نانی اماں پریشانی کے عالم میں برآمدے میں ٹہل رہی تھیں جبکہ نابینا حافظ کو ذکر اذکار کے لیے گھر بلایا ہوا تھا۔ جونہی امی گھر داخل ہوئی تو نانی اماں کی جان میں جان آئی۔ انہوں نے امی جی کو ڈانٹتے ہوئے ان نوجوانوں کو ڈھیروں دعائیں دیں۔ اس لمحے کا بیان جب امی جی ایک غلط سمت میں جانے والی ٹرین پر سوار ہونے لگی تھیں مجھے ہمیشہ افسردہ کر دیتا ہے۔ خیال آتا ہے کہ اگر امی جی اس روز اس ٹرین پر سوار ہو جاتیں تو جانے گردشِ زمانہ انہیں کہاں لے جاتی۔ جبکہ وہ دو نوجوان جو امی جی کے لیے فرشتۂ رحمت ثابت ہوئے۔ ان کے لیے عقیدت و احترام کے جذبات امی جی اور ہمارے دل میں آج بھی اسی طرح موجود ہیں۔ خاص طور پر ان کی امی جی کے پاؤں کو گرمی کی تپش سے بچانے کے لیے باری باری اپنے جوتے پہنانے کے عمل پر بے اختیار ان کے لیے دعا نکلتی ہے۔

جب پاکستان بنا تو وہ آٹھ سال کی تھیں۔ امی جی جب بھی ہمیں ہندوستان سے پاکستان ہجرت کی داستان سناتی ہیں تو ہر مرتبہ ان کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگ جاتے ہیں اور ہم دل ہی دل میں روتے ہیں۔ یوں تو مہاجرین

کے ہر قافلے کے ساتھ کوئی نہ کوئی المناک کہانی جڑی ہوئی ہے۔ لیکن امی جی کی آپ بیتی کے ہر موڑ پر دل و دماغ پر حزن و ملال کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اپنے بچپن میں کئی مرتبہ امی جی سے ان کی ہجرت کی دکھ بھری روداد سنی، تب ہمیں وہ ایک کہانی لگتی تھی۔ لیکن آج وہ ایک واقعی دکھ بھری داستان محسوس ہوتی ہے۔

امی جی نے بتایا کہ جب قیام پاکستان کا اعلان ہوا اور انتقال آبادی کا سلسلہ شروع ہوا تو وہ اپنے خاندان کے ساتھ بیل گاڑیوں میں سفر کرتے ہوئے اپنے گاؤں اُجراور سے انبالہ شہر کے ریلوے اسٹیشن کے قریب مہاجرین کیمپ پہنچے۔ پاکستان جانے والی ٹرین کے انتظار میں انہوں نے کیمپ میں تین ماہ گزارے کیوں کہ ان کے قافلے کی باری مہاجرین کیمپ میں تین ماہ کے بعد آئی۔ سرکاری نگرانی میں قائم اس کیمپ کے باہر پہرے دار ہوتے تھے اور کرفیو لگا دیا جاتا تھا۔ روزانہ کچھ دیر کے لیے کرفیو اُٹھایا جاتا تھا تو ان کے قافلے کے مرد حضرات قریبی بازار سے روزمرہ کا سودا سلف لے آتے تھے۔ یہ تین ماہ انہوں نے انتہائی بے یقینی اور کسمپرسی کے عالم میں گزارے۔ جب کہ امی جی نے بتایا کہ ان کے آبائی گاؤں اُجراور میں ان کا گھرانہ اس قدر خوشحال تھا کہ ان کی امی (ہماری نانی جی) نے ان کی 13 سالہ بڑی بہن (ہماری خالہ جی) اور ان کی (امی جی) کی شادی کے لیے اس وقت کے رواج کے مطابق زیور اور ملبوسات کا بندوبست کر رکھا تھا۔ لیکن وہ زیور و ساز و سامان بھی ہجرت کی نذر ہو گیا۔ زیور تو ہجرت سے چند ماہ قبل مقامی ہندو سنار (زرگر) کو بنوانے کے لیے دیا گیا تھا۔ جب اس ہندو سنار (زرگر) کو معلوم ہوا کہ قیام پاکستان کا اعلان ہو چکا ہے۔ تو اس نے حاصل کردہ خطیر رقم سے بنائے جانے والے زیور کو دینے میں لیت و لعل سے کام لیا۔ یہاں تک کہ ہجرت کا اعلان ہو گیا یعنی غدر مچ گیا اور امی جی کے خاندان کو ہندو بنیئے کی چالاکی کی وجہ سے زیور حاصل کیے بغیر ہی ہجرت کے سفر پر روانہ ہونا پڑا۔ جب کہ ملبوسات و دیگر ضروری سامان قافلے کے ساتھ چلنے والے ابا جی کے ایک قریبی عزیز کے حوالے کیا گیا۔ جو پاکستان پہنچ کر سارا مال و زر واپس کرنے سے انکاری ہو گئے۔ جب اپنے ہی بدنیت ہو کر کسی شئے پر قابض ہو جائیں تو بیگانوں سے کیا گلہ۔

امی جی کے خاندان کا حوصلہ تھا کہ وہ ہندوستان میں ''مہاجرین کیمپ'' سے لے کر ''ٹرین ٹو پاکستان'' کے ہولناک سفر سے گزرتے ہوئے پاکستان میں داخل ہوئے پاکستان پہنچ کر امی جی کے قافلہ کا پہلا پڑاؤ روہیلانوالی ضلع مظفر گڑھ تھا۔ روہیلانوالی پہنچ کر امی جی کے والد (ہمارے نانا جی عبدالعزیز) نے ہجرت کر جانے والے ایک ہندو تاجر کی چھوڑی گئی دوکان میں روزمرہ کی اشیاء ضروریہ کا کچھ سامان رکھ کر دوکانداری شروع کر دی۔ امی جی بتاتی

ہیں۔ روہیلانوالی میں آمد کو پندرہ،بیس روز ہی گزرے ہوں گے کہ ان کے اباجی بیمار ہو گئے۔ انہیں دست کی بیماری لگ گئی اور دنوں میں کمزور ہو کر چلنے پھرنے کے قابل نہ رہے۔ اسی دوران ہندوستان میں ہی ہمارے آبائی گاؤں کے عبدا پٹواری (جس کا غالباً نام عبداللہ یا عبدالرحمن تھا) کی تعیناتی سیالکوٹ کی تحصیل نارووال (جو اب ضلع بن چکا ہے) کے علاقے میں ہوئی۔ اس پٹواری نے اپنے ہندوستان کے پڑوسیوں کو اپنی جائے تعیناتی کے علاقہ میں لے جانے کے لیے نہ صرف ضلع سیالکوٹ میں زمینیں الاٹ کرنے کا عندیہ دیا بلکہ اُن کے اباجی (ہمارے نانا جی) کو بھی کہا کہ اس علاقے کا پانی بھی بہت اچھا ہے وہاں آپ جائیں گے تو صحت یاب ہو جائیں گے۔ لہٰذا نانا جی سیالکوٹ جانے کی ضد کرنے لگے۔ جس پر ہماری نانی جی بھی اپنے چند دیگر رشتہ داروں کے ساتھ اپنے بیمار خاوند اور بچوں کو ساتھ لے کر روہیلانوالی کے قریبی شہر مظفرگڑھ کے ریلوے اسٹیشن سے ٹرین میں سوار ہو کر ضلع سیالکوٹ کی تحصیل نارووال کے گاؤں بھٹی گیراں کو لگنے والے ریلوے اسٹیشن کوٹلی پہنچ گئے کوٹلی ریلوے اسٹیشن پر پہنچے تو نانا جی نقاہت وکمزوری سے بے ہوش ہو چکے تھے۔ ریلوے اسٹیشن پر موجود ابتدائی طبی امداد کے لیے تعینات ڈاکٹر نے طبی معائنہ کر کے علاج تجویز کیا اور ادویات دیں اور کچھ دنوں بعد دوبارہ چیک کروانے کا کہا۔ نانی جی ریلوے اسٹیشن پر موجود ایک قلی کی مدد سے اباجی کو لے کر قافلے کے دیگر لوگوں کے ساتھ بھٹی گیراں گاؤں پہنچیں۔ امی جی کے خاندان اور ان کے ساتھ روہیلانوالی سے آنے والے قافلے کے دیگر لوگوں کو بھی بھٹی گیراں کے قرب وجوار میں زمینیں الاٹ ہو گئیں۔ زمین کاشت کی گئی لیکن فصل اُٹھنے سے پہلے ہی امی جی کے قافلے کے بہت سے افراد نانی جی کے والد کے کہنے پر رسول نگر تحصیل وزیرآباد کے گاؤں چلے آئے۔ رسول نگر میں دوبارہ زمین الاٹ کروائی گئی لیکن چار ماہ ہی گزرے تھے کہ پھر رسول نگر سے نانا جی اور نانی جی کا دل اچاٹ ہو گیا اور نانی جی اپنے بھائی بشیر احمد خان (جو کہ قیامِ پاکستان کے وقت بنک آفیسر تھے) کے کہنے پر چک نمبر 131 جنوبی تحصیل ضلع سرگودھا میں آ گئے۔ جہاں اُجرا اور گاؤں سے ان کے کچھ رشتہ دار پہلے ہی آباد ہو چکے تھے۔ یوں 1947ء کے قافلہ کی ہجرت کا جو سفر شروع ہوا تھا۔ وہ پاکستان میں مختلف شہروں مظفرگڑھ، نارووال اور وزیرآباد سے ہوتا ہوا چک نمبر 131 جنوبی تحصیل وضلع سرگودھا میں اختتام پذیر ہوا۔

کئی سال تک میں سمجھتا رہا کہ امی جی نے بس واجبی سی تعلیم حاصل کی ہے اور وہ سکول جانے سے قاصر رہیں۔ لیکن کچھ عرصہ قبل جب میں امی جی کو ''گوگل سرچ'' کر کے انہیں ان کا آبائی گاؤں اُجرا اور دکھا رہا تھا تو وہ اپنے آبائی گاؤں کے درودیوار کی تصاویر دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور اپنے ماضی کی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے انہوں نے

بتایا کہ جب ہجرت کے طویل سفر میں ان کا پڑاؤ رسول نگر ہوا انہیں (امی جی) اور ان کی بہن رابعہ کو رسول نگر کے ایک سرکاری گرلز سکول میں داخل کروایا گیا۔ امی جی نے بتایا کہ رسول نگر تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کا نسبتاً ایک بڑا گاؤں تھا اور اسکول میں بچیوں کی کافی تعداد تھی جس میں دس، بارہ استانیاں تعینات تھیں اور امی جی اور ان کی بہن نے چوں کہ اُجرا اور ہندوستان میں مسجد میں غیر رسمی تعلیم کے دوران اوّل جماعت کا قاعدہ زبانی یاد کر رکھا تھا۔ لہٰذا انہیں اسکول میں ابتدائی دنوں میں کوئی مشکل پیش نہ آئی اور ان کا تعلیمی سلسلہ شروع ہو گیا۔ لیکن پھر چار ماہ بعد ہی رسول نگر سے چک نمبر 131 جنوبی تحصیل وضلع سرگودھا ہجرت کرنا پڑی یوں امی جی محض چار ماہ ہی رسول نگر کے اس سکول میں زیرِ تعلیم رہ سکیں۔ امی جی رسول نگر میں تعلیمی سلسلہ کو خیر باد کہہ کر چک نمبر 131 جنوبی تحصیل وضلع سرگودھا پہنچیں تو دوبارہ امی جی کو سکول میں داخلہ کا موقع میسر نہ ہو سکا۔

جس لمحے امی جی نے بتایا کہ انہیں رسول نگر کے سکول میں باقاعدہ داخلہ لیا تھا اور پھر چند ماہ بعد انہیں دوبارہ ہجرت کی وجہ سے تعلیمی سلسلہ منقطع کرنا پڑا۔ تو اس لمحے میرا دل ڈوب سا گیا اور مجھے ملال ہوا کہ کاش حصولِ علم سے رغبت رکھنے والی میری امی جی بھی رسمی تعلیم حاصل کر پاتیں جنہوں نے واجبی سی تعلیم کے باوجود ہمیں اعلیٰ تعلیمی مدارج طے کرنے کے قابل بنایا۔

اُس وقت چک نمبر 131 جنوبی میں بچیوں کے تعلیم کے لیے کوئی سکول نہ ہونے کی وجہ سے امی جی گھر پر رہتے ہوئے نانی اماں کے ساتھ گھریلو کام کاج میں ہاتھ بٹاتی تھیں وہ بتاتی ہیں کہ کھانا پکانے اور کپڑے دھونے جیسے کاموں کے ساتھ ساتھ وہ جانوروں کو چارہ ڈالتیں اور ان کی دیکھ بھال کرنے میں بھی مدد کرتیں۔ چک نمبر 131 جنوبی میں نانا جی کو زمین الاٹ ہو چکی تھی لہٰذا چند سال کی کاشتکاری کے بعد گھر میں کافی حد تک فراخی آ چکی تھی۔ لہٰذا نانی جی دونوں بیٹیوں (امی جی اور خالہ رابعہ) کی شادی کا پروگرام بنایا اور امی جی کے رشتے کی تلاش میں نانی جی نے کلورکوٹ کا دورہ کیا۔ امی جی نے بتایا کہ ہمارے ابا جی کو پسند کرنے کے ساتھ ساتھ نانی جی کو نسبتاً کھلی کھلی گلیوں والا ہندو آبادی کا چھوڑا ہوا قصبہ کلورکوٹ (جہاں اب اندرون شہر مہاجرین کی اکثریت ہے) بھی پسند آیا۔ یوں امی جی چک نمبر 131 جنوبی سے شادی کر کے ابا جی کے نکاح میں کلورکوٹ آ گئیں۔

شادی کو ابھی کچھ عرصہ ہوا تھا کہ ابا جی کے والد گرامی ہمارے دادا جان مولانا رستم علی خان (جو قیام پاکستان کے چند سال بعد ہندوستان سے کلورکوٹ آئے تھے) کو کلورکوٹ پہنچتے ہی بیماری نے آلیا۔ وہ شدید بیماری میں

مبتلا ہو کر چارپائی پر لگ گئے امی جی نے اپنے سسر کو اپنے باپ کی جگہ سمجھتے ہوئے ان کے دن رات خدمت کی۔ جب امی جی ان کی ضروریات کا خیال رکھتیں تو وہ امی جی کو ڈھیروں دعائیں دیتے۔ لیکن کئی ماہ سے بیمار رہنے کے بعد وہ شدید علالت کے باعث انتقال فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ دادا جان کی مغفرت فرمائے آمین۔

امی جی موسم گرما کی چھٹیوں میں پندرہ سے بیس دن کے لیے چک نمبر 131 جنوبی اپنے میکے جاتیں۔ چک نمبر 131 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا، امی جی کے لیے اتنا ہی مقدس ٹھہرا جتنا اُجراور گاؤں۔ اس لیے کہ ہجرت کے بعد امی جی کے خاندان کے قافلے کا آخری پڑاؤ اور ہمارے نانا، نانی اور ان کے دیگر رشتہ داروں کا مسکن ٹھہرا۔ ہر سال موسم گرما کی تعطیلات میں امی جی ہم بہن بھائیوں کو لے کر بذریعہ بس کلورکوٹ سے سرگودھا اور سرگودھا سے بذریعہ ریل گاڑی سلانوالی ریلوے ٹریک پر واقع الدانہ ریلوے اسٹیشن پہنچتیں۔ جہاں ہمارے ماموں عبدالصمد (جن سے امی جی کو بہت پیار تھا اس لیے بھی کہ ان کے بھائیوں میں سے واحد ہمارے ماموں بچے تھے جب کہ ان کے دوسرے بھائی بچپن میں بیمار ہو کر فوت ہو گئے تھے) بیل گاڑی کے ساتھ موجود ہوتے الدانہ ریلوے اسٹیشن سے چک نمبر 131 جنوبی تک بیل گاڑی کا سفر ہمیں اتنا حسین و دل فریب لگتا جیسے کسی بچے کو ہوائی جہاز کے سفر میں ایک جاذبیت اور حسن نظر آتا ہے۔ چک نمبر 131 جنوبی ضلع سرگودھا میں نانا جی کے گھر جانا ہماری خوشگوار یادوں کا حصہ ہے۔ جو بات مجھے سب سے زیادہ سکون دیتی ہے وہ یہ تھی کہ امی جی نانا، نانی، ماموں اور دیگر رشتہ داروں کے پاس آ کر بہت خوش ہوتیں اور پھر انہیں یہاں کچھ دن کے لیے کام کاج سے آرام میسر آ جاتا۔ جب ہم کھیتوں میں اور چھپڑ پر جاتے جب کہ شام کے وقت گاؤں کے پرائمری سکول کے وسیع عریض میدان میں کرکٹ اور دوسرے کھیل کھیلنے کی آزادی ہوتی۔ گرمیوں کی تعطیلات میں ہمارے علاوہ امی جی کی خالاؤں کے بچے بھی گاؤں میں آتے تھے۔ جن کا قیام امی کے ماموں زاد بھائی ماموں نصیر احمد کے گھر ہوتا تھا۔ ماموں نصیر ایک عرصہ تک گاؤں کے نمبردار رہے۔ جو انتہائی بااصول اور مہمان نواز واقع ہوئے۔ ان کے گھر کے باہر ڈیرہ نما بیٹھک میں لوگوں کی آمد و رفت لگی رہتی۔ ہم کبھی ماموں نصیر کے گھر میں اپنے کزنوں کے ساتھ کھیلتے تو کبھی بیٹھک میں بیٹھ کر بزرگوں کی باتوں سے لطف اندوز ہوتے۔ بھکر 131 جنوبی میں اپنے قیام کے دوران ہم قریبی گاؤں چک نمبر 164 جنوبی میں بھی دو تین دن کے لیے اپنی خالہ رابعہ کے گھر جاتے۔ وہاں جا کر ہم اپنے خالہ زاد بہن، بھائیوں کے ساتھ خوب کھیلتے کودتے اور کھیتوں میں گھومتے تھے۔ ان دونوں چکوک میں ہم دیہی زندگی کی حقیقی حسن سے لطف اندوز ہوتے۔ اس لیے بچپن

میں ہم موسمِ گرما کی تعطیلات کا خوب انتظار کرتے۔ تاہم ان چھٹیوں کے پندرہ، بیس دنوں کے گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوتا اور ہم بوجھل دل کے ساتھ واپس کلورکوٹ لوٹ آتے۔

کلورکوٹ واپس آکر ہماری بیماریوں میں گھر کی اکلوتی بہن شاہدہ پروین اکثر امی کا ہاتھ بٹانے سے قاصر رہتی تو امی جی پھر سے گھر کے کام کرنے والی مشین بن جاتیں۔ گھر کے سارے کام امی جی نے اپنے ذمہ لیے ہوئے تھے۔ تاہم ہمارے بچپن میں جب ہم پرانے محلے میں رہتے تھے۔ وہاں ہماری گلی سے اگلے محلہ میں چنڈی بلوچ آباد ہیں جن کی وجہ سے آج بھی اُسے ''چنڈیوں والا محلہ'' کہا جاتا ہے۔ مقامی زمیندار کی دی گئی جگہ پر بیٹھے ہوئے یہ لوگ زیادہ تر دیہاڑی دار اور مزدور پیشہ ہیں اور کچھ کا پیشہ دوکانداری ہے۔ یہ چنڈی بلوچ محنت کش ہیں اور مرد وخواتین اپنی ضروریات زندگی پوری کرنے کے لیے کام کاج اور مزدوری سے جی نہیں چراتے۔ انہی میں سے ایک ماسی عالی تھیں۔ جسے اباجی سے اجازت لے کر امی جی ہفتہ میں ایک یا دو بار گھر بلواتیں اور اس سے کپڑے دھلوانے اور گھر کے دیگر کاموں میں مدد لیتی تھیں۔ کالی سیاہ رنگت والی ماسی عالی دل کی اتنی ہی اچھی اور محبت کرنے والی تھی کہ امی جی جو کچھ دیتیں رکھ لیتی۔ کبھی نہ کوئی گلہ کیا نہ شکوہ۔ امی جی کی آواز پر لبیک کہتی۔ ماسی عالی نے اپنے حسن عمل سے کبھی اپنے کالے ہونے کا احساس نہیں ہونے دیا۔ بلکہ ہم سب بہن بھائی رنگ ونسل سے بالاتر ہو کر اس کام والی مزدور خاتون کو اپنی خالہ کا سا احترام دیتے تھے اور امی بھی انہیں اپنی بہن سمجھتی تھیں۔ ماسی عالی کا کئی سال پہلے شدید بیماری کی حالت میں انتقال ہوا۔ اللہ ماسی عالی کی مغفرت فرمائے۔ آمین

موسموں کے سرد گرم اور تنگ دستی وخوشحالی کے ادوار میں امی جی نے ہمارے اباجی کے ساتھ ایک وفا شعار بیوی کے طور پر اپنی رفاقت کو نبھایا اور اُن کی رفاقت کا یہ سفر اباجان کی وفات 6 نومبر 2015ء تک بخوبی قائم رہا۔ اللہ تعالیٰ اباجی کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

ہر ماں کو اپنے بچوں سے لازوال محبت ہوتی ہے لیکن بچے اس محبت کو عموماً اپنا حق سمجھتے ہیں اور خود ماں باپ کے حوالے سے ایک عمر تک لاپرواہ ہوتے ہیں۔ میں بھی والدین کے حوالے سے ایک لاپرواہ بچہ تھا۔ اپنے آپ میں مگن جیسے مجھ پر میرے والدین خصوصاً ماں کے حوالے سے کوئی ذمہ داری نہ ہو۔ پھر ایک واقعہ نے مجھے امی جی کی طرف متوجہ کیا۔

یہ اکتوبر 2005ء کی ایک خنک رات تھی۔ جب امی جی ہمارے بازار والے گھر ''بیتِ رفیق'' میں گھر کے

دوسرے افراد کے ساتھ صحن میں سوئی ہوئی تھیں۔صبح اُٹھیں تو ان کے چہرے پر لقوہ ہو جانے کے اثرات تھے۔ان کا منہ ہونٹوں کے پاس سے ٹیڑھا ہو گیا تھا۔جیسا کہ عموماً لقوہ ہو جانے کی صورت میں ہوتا ہے۔امی جی کی حالت دیکھ کر ہم سب کو پریشانی لاحق ہوئی۔تاہم میں امی جی کی پریشانی کو بہت زیادہ محسوس کر رہا تھا۔اگلی رات چارپائی پر لیٹا تو مجھے امی جی کے حوالے سے خود احتسابی نے گھیر لیا۔میں نے اپنی زندگی کی تین دہائیاں ماں کے حوالے سے لاپرواہی سے گزار دیں۔جب کہ میں اپنے ہی شہر میں گزشتہ تقریباً آٹھ سال سے بحیثیت آفیسر خدمات انجام دے رہا تھا۔میں خود کلامی کر رہا تھا کہ امی جی نے مجھے جنم دیا۔پھر پالا پوسا اور تعلیم حاصل کرنے کی طرف رغبت دلائی۔سرد گرم موسم میں میری ہر ضرورت کا خیال رکھا۔لیکن اس کے بدلے میں میرا دامن خالی تھا۔نہ امی جی کی کبھی خدمت کی نہ خیال رکھا۔انہیں خیالوں میں گم تھا کہ ندامت کے آنسو میری آنکھوں سے نکلے اور میری گالوں پر ٹپکنے لگے۔پھر میں اکیلا اپنے کمرے میں چارپائی پہ لیٹا کافی دیر تک زاروقطار روتا رہا اور اُس رات میں نے اپنے آپ سے عہد کیا کہ اب میں اپنی امی جی کا ہر ممکن خیال رکھوں گا۔صبح اُٹھ کر میں امی جی کو لے کر قریبی شہر میانوالی کے ایک اچھے ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔طبی معائنہ کروایا اور ڈاکٹر صاحب کی تجویز کردہ ادویات روزانہ تین وقت اپنے ہاتھوں سے انہیں دینے لگا۔ ان کو بروقت ادویات دینے کی ذمہ داری میں نے اپنے ذمہ لے لی اور امی جی چند ہی دنوں میں صحت یاب ہو گئیں۔ تب سے اب تک میری کوشش ہوتی ہے کہ میں امی جی کی ضروریات کا خیال رکھوں۔پتہ نہیں میں اس میں کس حد تک کامیاب ہوا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ اپنی اولاد سے بےلوث محبت کرنے والی امی جی میری اس تھوڑی سی خدمت کو بھی بہت سمجھتی ہوں گی۔اس لیے کہ ہر دم وہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہیں۔دعا ہے کہ امی جی کی دعاؤں کا یہ سلسلہ تادیر قائم ودائم رہے۔

امی جی! آپ کی اپنی اولاد کے لیے قربانی لازوال ہے۔آپ نے مشکل حالات کے باوجود دل وجان سے ہماری بھرپور پرورش کی۔اپنی اولاد کے لیے آپ کا خلوص ومحبت ساری دنیا کی ماؤں کے لیے تابندہ مثال ہے۔آپ کی عظمت کو سلام!

سالِ نو 2025ء

لیفٹیننٹ کرنل (ر) میاں محمد جمیل اطہر

اے سالِ نو جب آنا، تُو بہاروں کو ساتھ لانا
تُو پیارے وطن کو میرے، خزاں سے سَدا بچانا
ہیں رنج و الم میں ڈوبے، اہلِ وطن بھی میرے
کوئی اُمید کی کِرن بھی، آکر انہیں دکھانا
جو دِلوں میں جل رہی ہے، نفرت کی آگ بجھانا
اے سالِ نو تُو ہر سُو، دیپ اُلفت کے ہی جلانا
طوفانوں نے آ کے گھیرا، ہر سمت ہوا اندھیرا
روشن مینار بن کر، منزل پہ ہمیں پہنچانا
حرص و ہوس میں ڈوبے، حکمران ہیں اپنے سارے
ہر سُو ہے قتل و غارت، اِس لعنت سے تُو بچانا
ملت بھٹک رہی ہے، کوئی رہبر بھی نہیں ہے
عمر جیسا کوئی رہبر، کہیں سے ڈھونڈ لانا
قوموں کی زندگی میں، نشیب و فراز ہیں آتے
اے سالِ نو ہمیں، مقامِ اَرفع پہ تُو پہنچانا
زبوں حالی پر وطن کی، ہے ہمالہ بھی اشکبار
یہ عظیم وطن ہمارا، کہیں بن نہ جائے فسانہ
طوفانوں میں گھِر چکا ہے، سفینہ اَب ہمارا
منزل ہے دور اطہرؔ، تم ہمت سے بڑھتے جانا

یومِ قائد کا ترانہ

مسز انجم بلال

جب یومِ قائد آتا ہے
احساس یہ سب کو دلاتا ہے
اس دھرتی سے ہے پیار ہمیں
اور کتنا گہرا ناتا ہے

سو بار چمن میں گل کھلتے
سو بار بہاریں آتی ہیں
پر قائد جیسا گل بچو
صدیوں میں ہی کھل پاتا ہے

محنت سے جی نہ چُراتے تھے
دن رات وہ پڑھتے رہتے تھے
بھٹی میں تپ کر ہی اک دن
سونا کندن بن جاتا ہے

نہ کسی کے آگے جھکتے تھے
نہ کسی قیمت پر بکتے تھے
ان کی عظمت کے گن دیکھو
اب سارا زمانہ گاتا ہے

CamScanner

منزل پانے نکلے تنہا
بس فاطمہ تھی ان کے ہمراہ
جب جذبہ سچا صادق ہو
منزل کی راہ دکھاتا ہے

یہ پاک وطن جو اپنا ہے
اقبال کا رنگیں سپنا ہے
سب قوموں کا اتحاد اسے
اسلام کا قلعہ بناتا ہے

اب آج کے دن بچو تم کو
مجھ سے وعدہ کرنا ہوگا
اس پاک وطن کی حرمت پر
تم کو جینا مرنا ہوگا
جو دیس کی آن پہ مٹ جائے
تاریخ میں نام لکھاتا ہے

جب یوم قائد آتا ہے
احساس یہ سب کو دلاتا ہے
اس دھرتی سے ہے پیار ہمیں
اور کتنا گہرا ناتا ہے

اطلاعات انجمن

مرتب: تاج محمد جان

صدیق الفاروق کی رحلت پر صدر اور اراکین انجمن کا اظہار تعزیت

سینئر صحافی، دانشور اور سیاستدان صدیق الفاروق گذشتہ دنوں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔(انا اللہ وانا الیہ راجعون) صدیق الفاروق صداقت، امانت اور دیانت کی علامت تھے وہ انجمن فیض الاسلام کے ساتھ بھی وابستگی رکھتے تھے اور اہم تقریبات میں شرکت کر کے اپنی اس وابستگی کو نبھاتے رہے۔ انجمن فیض الاسلام کے صدر پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے کہا ہے کہ صدیق الفاروق مرحوم و مغفور نے سچی اور کھری صحافت کے بعد سیاست میں بھی بہترین کلچر متعارف کروایا جو نظریہ پاکستان کے ساتھ گہری وابستگی رکھتے تھے۔ انہوں نے انجمن فیض الاسلام کی جانب سے مرحوم کی لحد پر پھولوں کی چادر چڑھائی اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے کہا کہ صدیق الفاروق مرتے دم تک انجمن فیض الاسلام کے ساتھ بھی وابستہ رہے۔ صدر انجمن اور ادارے کی جانب سے پھولوں کی چادر انجمن کے جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر)، کیمپس منیجر سید شبیر حسین شاہ، نعیم اکرم قریشی دیگر عہدیداروں اور اپنا گھر کے بچوں نے چڑھائی۔ بعد ازاں انجمن کے صدر پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد، سینئر نائب صدر محترمہ اظہار فاطمہ، جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر)، سیکریٹری مالیات راجا صابر حسین، جوائنٹ سیکریٹری طاہر ضیاء، سیکریٹری نشر و اشاعت محمد بدر منیر، پبلک ریلیشنز آفیسر تاج محمد جان اور دیگر نے مرحوم صدیق الفاروق کی روح کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی اور دعا کی اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور ان کے لواحقین کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کے یوم پیدائش پر
انجمن فیض الاسلام میں منعقدہ خصوصی تقریب کا احوال

بانیٔ پاکستان، جو انجمن فیض الاسلام کے بھی بانی ہیں، کے یوم پیدائش پر انجمن فیض الاسلام میں حسب سابق اس سال بھی پروقار مگر سادہ تقریب منعقد ہوئی۔ اس مرتبہ صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد (تمغۂ امتیاز) نے انجمن کے تعلیمی

اداروں کے اساتذہ اور طلبہ کے تقریری مقابلوں کی بجائے خود بابائے قوم کی زندگی کے انتہائی اچھوتے مگر چھپے گوشوں سے پردہ اٹھاتے ہوئے ان کی شخصیت و کردار کو اُجاگر کیا اور اساتذہ کرام کو موقع دیا کہ وہ بابائے قوم کے متعلق سوالات کریں۔انہوں نے کہا کہ بابائے قوم حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ نے مذاکرات، دلیل اور اپنی اصول پسندی کے ذریعے قیام پاکستان کی راہ ہموار کی۔وہ سیاسی، سماجی، معاشی اور ذاتی و خانگی زندگی میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کے امین اور تعلیمات نبوی ﷺ کے صحیح پیروکار تھے جن کی تقلید کر کے ہم پاکستان کو ترقی اور استحکام سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔اس موقع پر بزم عروج ادب کے نعیم اکرم قریشی، انجمن کے جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر)، کیمپس منیجرز فیض آباد اور مندرہ تعلیمی اداروں کے سربراہان شبیر احمد تقی، مسز مسرت شفیق، محمد فاروق قریشی، ملک امجد نعیم، پبلک ریلیشنز آفیسر تاج محمد جان اور دیگر موجود تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے بانیٔ پاکستان کی شخصیت و کردار اور تحریک پاکستان میں ان کے کردار کے چھپے گوشوں کو آشکار کرتے ہوئے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندو لیڈروں اور قائداعظم محمد علی جناحؒ میں بنیادی فرق سوچ اور عمل کا تھا۔ہندو مذاکرات کے قائل نہیں تھے جبکہ ہمارے قائد نے ہمیشہ مذاکرات، دلیل اور اصولوں پر چلتے ہوئے آزادی کی جنگ لڑی اور اس میں کامیاب ہوئے۔صدر انجمن نے تقریب کا فارمیٹ تبدیل کرتے ہوئے محفل میں موجود تمام اساتذہ کرام کو سوالات کرنے کا موقع دیا۔سوالات اور ان کے جوابات سے قائداعظمؒ کی اعلیٰ اخلاقی اقدار کے بہت سارے گمنام پہلو کھل کر سامنے آئے جس سے اساتذہ اور طلبہ سمیت تقریب کے شرکاء کو خوشگوار حیرت ہوئی۔ایک سوال کے جواب میں پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے بتایا کہ ہمارے قائد نے اپنی دولت کے چار حصے کیے۔ایک حصہ اپنی بیٹی کو دیا جبکہ باقی تین حصے علی گڑھ یونیورسٹی، سندھ مدرسۃ الاسلام اور اسلامیہ یونیورسٹی پشاور کو دیئے جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے قائد تحریر و تقریر کے علاوہ عملی طور پر بھی تعلیم کو کتنی بڑی اہمیت دیتے تھے۔اسی طرح انہوں نے معاملات کے حوالے سے قائد کی اصول پسندی اور معاملہ فہمی کی بھی کئی مثالیں پیش کیں جو اساتذہ یا بچوں کو درسی کتب میں نہیں ملتی۔اس حوالے سے پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے قائداعظم پر لکھی ہوئی اپنی 24 سے زائد ضخیم کتابوں اور ان کے مندرجات کے حوالہ جات بھی دیئے۔نعیم اکرم قریشی اور گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر) نے بھی خطاب کیا اور تقریب کے اس تبدیل شدہ فارمیٹ کو انتہائی مفید اور معلومات افزاء قرار دیا۔آخر میں قاری غلام فاروق نے اجتماعی دعا کروائی۔

مسلم بنگال اور انجمن فیض الاسلام راولپنڈی کا محبت بھرا پرانا رشتہ

منتظمہ کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 31 دسمبر 2024ء میں صدر انجمن فیض الاسلام نے کہا کہ 30 دسمبر ہمارے لیے اس وجہ سے اہم ہے کہ 1906ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد بنگال میں پڑی جب ڈھاکہ کے نواب محسن

الملک کے گھر میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ اس میں فیصلہ کیا گیا کہ برصغیر پاک و ہند کی مسلمان قوم ہندو قوم سے الگ قوم ہے۔ اس لیے مسلمان قوم کو انگریز اور ہندو کی استعماریت سے آزادی حاصل کرنے کے لیے کوشش کرنی پڑے گی۔ اسی مسلم لیگ کی جدوجہد کے نتیجہ میں 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرض وجود میں آیا اور مشرقی بنگال جو مشرقی پاکستان کے نام سے جانا جاتا تھا پاکستان کا حصہ بنا۔

انجمن فیض الاسلام کے لیے بنگال اس لیے اہمیت رکھتا ہے کہ جب 1943ء میں بنگال میں قحط پڑا اور ہزاروں لوگ لقمہ اجل بن گئے اور ہزاروں بچے یتیم ہو گئے تو اس وقت قائداعظم محمد علی جناحؒ جو مسلم لیگ کے صدر تھے کی ایماء پر 30 بنگالی بچے انجمن فیض الاسلام راولپنڈی کے حوالے کئے گئے اور اس مقصد کے لیے راجہ غلام قادر مرحوم ان بچوں کو بنگال سے لے آئے اس طرح بنگال کے ساتھ راولپنڈی کا خاص تعلق قائم ہوگیا۔ پاکستان بننے کے بعد 25 سال تک مشرقی پاکستان، پاکستان کا حصہ رہا لیکن حالات وواقعات کے جبر نے 16 دسمبر 1971ء کو اسے ہم سے علیحدہ کر دیا اور بنگلا دیش بن گیا۔ پھر پاکستان کے ساتھ تعلقات منقطع ہو گئے۔ لیکن تاریخ نے 2024ء میں پلٹا کھایا اور بنگلا دیش کے عوام کا رشتہ پاکستان کے ساتھ دوبارہ بحال ہوا۔ مشترکہ مسلم قوم کی اہمیت دوبارہ زندہ ہوگئی اور پروفیسر ڈاکٹر محمد یونس کی سربراہی میں بنگلا دیشی عوام کا رشتہ پاکستانی عوام کے ساتھ دوبارہ استوار ہوگیا۔ اس رشتہ کے استوار ہونے پر انجمن فیض الاسلام، راولپنڈی کو بہت خوشی ہوئی اور ممبران نے دعا کی کہ اللہ اس رشتہ کو قائم ودائم رکھے جو آج سے 81 سال پہلے عوام کی دعائیں کے ساتھ قائم ہوا تھا، تمام ارکان مجلس منتظمہ نے صدر انجمن کے ان خیالات سے اتفاق کیا اور ملک وقوم کے لیے دعا کی گئی۔

اللہ، رب العالمین نے فرمایا: (ترجمہ):۔

''میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں، خواہ کوئی مرد ہو یا عورت۔ تم سب، ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ جن لوگوں نے میری خاطر اپنا وطن چھوڑا، اپنے گھروں سے نکالے گئے، میری وجہ سے ستائے گئے، میرے لیے جنگ کی اور مارے گئے، میں ان کی ساری خطائیں معاف کر دوں گا اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی''۔ [آل عمران، ۱۹۵]

توشۂ آخرت

جولوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔اُن کے مال کی مثال ایسی ہے۔جیسے ایک دانہ، کہ اس سے سات بالیاں اُگیں۔ اور ہر ہر بالی کے اندر سوسو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہتا ہے افزونی دیتا رہتا ہے۔اللہ بڑا وسعت اور بڑا علم والا ہے۔ (سورۃ البقرہ:۲٦)

☆

☆ انجمن کے مرکزی دفتر (ٹرنک بازار) اور فیض آباد کمپلیکس کی برانچوں میں موصول ہونے والے عطیات کی فہرست۔

اس شمارے میں جس ماہ کے عطیات کی فہرست شائع ہورہی ہے۔اگر آپ نے اسی ماہ میں عطیہ دیا ہو تو اپنی رسید نمبر کے مطابق جس جگہ اور جس تاریخ کو عطیہ دیا ہو وہیں تلاش کیجئے۔

CamScanner

حسابات ٹرنک بازار بابت ماہ دسمبر 2024ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم
یکم دسمبر 24	11664	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	11665	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11666	شاذل گرافکس، والدین	//	750
//	11667	مختار احمد صاحب	//	100
//	11668	ساجد نواز قریشی صاحب	//	2000
//	11669	لطیف صاحب	//	500
//	11670	امجد جاوید صاحب	//	1000
//	11671	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	5000
2 دسمبر 24	11672	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	11673	عدیل صاحب	//	100
//	11674	بلال صاحب	//	1000
//	11675	بلال صاحب	//	2000
//	11676	خالد رشید، ابوذر خالد صاحبان	//	700
//	11677	بنگیال آٹا چکی	//	300
//	11678	ثاقب فیملی	//	100
//	11679	والدین ثاقب اعوان	//	100
//	11680	مختار احمد صاحب	//	100
//	11681	محمد صابر حسین صاحب	اسلام آباد	1000
3 دسمبر 24	11682	نیک دل مسلمان	راولپنڈی	1000
//	11683	نثار احمد صاحب	//	1000
//	11684	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11685	محمد اشفاق صاحب	//	25000
//	11686	نیک دل مسلمان	//	130
//	11687	احمد حفیظ صاحب	//	20000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم
3 دسمبر 24	11688	محمد ارشد صاحب	راولپنڈی	300
//	11689	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	5000
4 دسمبر 24	11690	محمد عدیل صاحب	//	100
//	11691	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11692	محمد یاسین صاحب	//	2000
//	11693	یاسر صاحب	//	1020
5 دسمبر 24	11351	ص نمبر ۱۶۷ طارق بیکری سٹور	راولپنڈی	17200
//	11352	ص نمبر ۵۷۳ ملک محسن مشتاق صاحب، ارم شوز	//	520
//	11353	ص نمبر ۲ محمد ظہیر بٹ	//	1520
//	11354	ص نمبر ۷۳۹ نیو دہلی دواخانہ	//	430
//	11355	ص نمبر ۷۱۹ حاجی خالد الیکٹریشن	//	3750
//	11356	ص نمبر ۱۱۲ غلام محی الدین بٹ کریانہ سٹور	//	3680
//	11357	ص نمبر ۳۶۸ بٹ ایزی پیسہ	//	1760
//	11358	ص نمبر ۵۸۲ عظیم سپر مارٹ	//	510
//	11359	ص نمبر ۹۱ پاکستان فروٹ	اسلام آباد	2760
//	11360	ص نمبر ۹۶ رابعہ فاروق نمک منڈی	راولپنڈی	500
//	11361	ص نمبر ۵۸۱ غلام محمد	//	1000
//	11362	ص نمبر ۱۴۲ السید سٹیشنری سٹور	//	830
//	11363	ص نمبر ۱۶۵ حسن انٹر برادرز	//	1160
//	11364	ایک نیک دل انسان	//	100
//	11365	ص نمبر ۲۲۶ عابد موبائل	//	250
//	11366	نسیم اشتیاق صاحب	سہام روڈ	1000
//	11367	نسیم اشتیاق صاحب	//	1000
//	11368	والدین مرحومین اشتیاق رسول	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
5دسمبر24	11369	چوہدری اشتیاق رسول	سہام روڈ	1000
//	11370	چوہدری خالد اشتیاق	//	1000
//	11371	چوہدری نوید اشتیاق	//	4500
//	11372	چوہدری نوید اشتیاق	//	2500
//	11373	چوہدری شاہد اشتیاق	//	1000
//	11374	محمد حسن صاحب	//	100
//	11375	محمد طیب صاحب	//	200
//	11376	بیگم نوید صاحبہ	//	200
//	11377	والدین مرحومین بیگم نوید	//	200
//	11378	ہما خالد صاحبہ	//	500
//	11379	بیگم نوید صاحبہ	//	200
//	11380	راجہ پرویز حسین صاحب	افشاں کالونی	200
//	11381	والدین مرحومین راجہ پرویز حسین	//	200
//	11382	محمد عمران صاحب	//	100
//	11383	جمشید صاحب	راولپنڈی	1000
//	11384	خواجہ حفیظ مرحوم	//	3000
//	11385	خواجہ حفیظ مرحوم	//	3000
//	11386	انجم نوید، مبشر نوید صاحبان	//	5000
//	11387	دادا جان مرحوم عبدالقیوم بٹ	//	50
//	11388	دادی مرحوم عبدالقیوم	//	50
//	11389	والد مرحوم عبدالقیوم	//	100
//	11390	والدہ مرحومہ عبدالقیوم	//	100
//	11391	تایا جان مرحوم عبدالقیوم	//	50
//	11392	چچا جان مرحوم عبدالقیوم	//	50
//	11393	قاسم جان بی بی مرحومہ عبدالقیوم	//	50
//	11394	میر محمد مرحوم عبدالقیوم	//	50
5دسمبر24	11395	ذولیخاں بی بی عبدالقیوم	راولپنڈی	100
//	11396	ذولیخاں بی بی زوجہ عبدالقیوم	//	50
//	11397	سویرا ہارون عبدالقیوم	//	50
//	11398	ہانیہ ہارون عبدالقیوم	//	50
//	11399	محمد عثمان مبشر صاحب	//	50
//	11400	محمد عمر مبشر صاحب	//	50
//	11694	نیک دل مسلمان	راولپنڈی	200
//	11695	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11696	عدیل صاحب	//	100
//	11697	بریگیڈیئر ابراہیم انجم	//	5000
//	11698	امتیاز صاحب	//	100
//	11699	مبشرہ عابد صاحبہ	//	200
6دسمبر24	11700	عمران صاحب	//	10000
//	11701	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11702	احسان الحق صاحب	//	1000
//	11703	مبشرہ عابد صاحبہ	//	44600
//	11704	رضوان شفیق، محمد شفیق صاحبان	//	5000
//	11705	فیضان صاحب	//	2000
//	11706	امتیاز محمد صاحب	//	500
7دسمبر24	11707	زاہد صابر صاحب	اسلام آباد	500
//	11708	نواز فیبرکس	//	500
//	11709	عدیل صاحب	//	100
//	11710	محمد دین صاحب	//	500
8دسمبر24	11711	عدیل صاحب	//	100
//	11712	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11713	عمیر صاحب	//	3000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
8 دسمبر 24	11714	مختار احمد صاحب	راولپنڈی	100
//	11715	بن اصغر صاحب	//	500
//	11716	خیال محمد صاحب	//	1500
9 دسمبر 24	11717	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11718	عدیل صاحب	//	100
//	11719	انجمن فیض الاسلام صندوقچی نمبر 2	//	39320
//	11720	انجمن فیض الاسلام صندوقچی نمبر 1	//	26260
//	5959	بنارس صاحب	راولپنڈی	125000
//	5960	محمد علی صاحب	//	15400
10 دسمبر 24	10701	بریگیڈیئر مرحوم مرزا اسلام عباس	//	5000
//	10702	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا	//	5000
//	10703	سید ضیاء علی شاہ صاحب	//	500
//	10704	کرنل خواجہ جاوید سرشاد	اسلام آباد	5000
//	10705	وقار معظم ہاشمی صاحب	//	1000
//	10706	سعید اختر انصاری صاحب	//	1000
//	10707	طارق محمود قریشی صاحب	//	5000
//	10708	سلمان محمود فاروقی صاحب	//	3000
//	10709	صلاح الدین ضیاء صاحب	//	1000
//	10710	عمیر بن معین صاحب	//	2000
//	10711	عامر صاحب	//	2000
//	10712	شاہد الرحمان صاحب	//	1000
//	10713	ارسلان شاہد صاحب	//	1000
//	10714	بیگم صاحبہ بریگیڈیئر اعجاز الدین خان صاحب	//	1000
//	10715	میجر جنرل خواجہ احسان اسلم	//	1000
//	10716	ڈاکٹر عائشہ صاحبہ	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10 دسمبر 24	10717	منصور صاحب	اسلام آباد	1000
//	10718	محبوب احمد صاحب	//	1000
//	10719	ذوالفقار علی قریشی صاحب	//	500
//	10720	قاضی علیم اللہ صاحب	//	1000
//	10721	بریگیڈیئر وقار درانی صاحب	//	1000
//	10722	قریشی فوڈز	//	1000
//	10723	احسن امتیاز بھٹی صاحب	//	1000
//	10724	محمد رفیق پراچہ صاحب	//	1000
//	10725	راجہ فیملی	//	1000
//	10726	سید علی راقب نقوی صاحب	//	2400
//	10727	ثمین نوشاد صاحبہ	//	4000
//	10728	ڈاکٹر معین نوشاد	//	5000
//	10729	محمد یوسف صاحب و فیملی	//	500
//	10730	حمیرا یوسف صاحبہ	//	500
//	10731	خالد مقبول بھٹی صاحب	//	500
//	10732	ڈاکٹر اعجاز احمد چوہدری	//	200
//	10733	ایم۔ایل مفتی صاحب	//	1000
//	10734	چوہدری ظہور احمد صاحب	//	5000
//	10735	حاجی سیف اللہ خان بنگش	//	500
//	10736	عفت خانم صاحبہ	//	1000
//	10737	ڈاکٹر خورشید احمد صاحب	//	1000
//	10738	ڈاکٹر جاوید ارشد مرزا	//	500
//	10739	کلیم ٹرسٹ	//	1500
//	10740	مسعود الزمان صاحب	//	500
//	10741	ایس۔عباس صاحبہ	//	5000
//	10742	کاشف	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10 دسمبر 24	10743	ڈاکٹر محمود احمد صاحب	اسلام آباد	5000
//	10744	ناصر امین صاحب	//	5000
//	10745	سعد بن عاصم زبیری صاحب	//	2000
//	10746	سعد بن عاصم زبیری صاحب	//	500
//	10747	بریگیڈیئر فرخ حیات خان	//	10000
//	10748	عزیز الرحمان صاحب	//	1000
//	10749	کرنل ہمایوں صاحب	//	4000
//	10750	کموڈور سہیل عابد صاحب	//	2000
//	11721	نواز فیبرکس	راولپنڈی	500
//	11722	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11723	عدیل صاحب	//	100
//	11724	بشارت خان صاحب	//	2000
//	11725	پیرزو بخت قاضی صاحب	لاہور	15000
//	11726	مختار احمد صاحب	راولپنڈی	100
11 دسمبر 24	11727	عامر صاحب	//	500
//	11728	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11729	فیض الاسلام سکول نمبر1	//	1500
//	11730	عدیل صاحب	//	100
//	11731	شفیع صاحب	//	1500
//	11732	مختار احمد صاحب	//	100
12 دسمبر 24	11733	عدیل صاحب	راولپنڈی	100
//	11734	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11735	مون سیج	//	13141
//	11736	افتخار احمد صاحب	//	700
13 دسمبر 24	11737	رانا ساجد صاحب	//	100
//	11738	رانا محمد حسن، عائزہ	//	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15 دسمبر 24	11739	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	11740	عمیر رضا صاحب	//	10000
//	11741	نوید مختار صاحب	//	1500
//	11742	چندہ نمازیاں فیض مسجد	//	8000
16 دسمبر 24	11451	احمد محمود صاحب	اسلام آباد	50
//	11452	نسرین زبیری صاحبہ	//	200
//	11453	نسرین زبیری صاحبہ	//	50
//	11454	حلیمہ سعدیہ صاحبہ	//	50
//	11455	خرم مجتبیٰ صاحب	//	50
//	11456	محمد فرخ محمود صاحب	//	50
//	11457	زبیر احمد صاحب	//	100
//	11458	خرم مجتبیٰ بمعہ فیملی	//	250
//	11459	محمد شبیر حسن مرحوم	//	50
//	11460	والدہ مرحومہ احمد محمود	//	50
//	11461	سردار فاطمہ مرحومہ	//	50
//	11462	سردار شبیر فاطمہ	//	50
//	11463	محمد محسن مرحوم	//	50
//	11464	عائشہ فرخ صاحبہ	//	50
//	11465	نور فاطمہ صاحبہ	//	50
//	11466	احمد محمود مرحوم	//	450
//	11467	عمارہ بتول صاحبہ	//	50
//	11468	رابعہ محمود صاحبہ	//	50
//	11469	ہیلا سعد صاحبہ	//	50
//	11470	محمد حسن صاحب	//	50
//	11471	طاہر اسلام زبیری صاحب	//	50
//	11472	اسماء محمود صاحبہ	//	50

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
14دسمبر24	11473	احمد محمود مرحوم	اسلام آباد	150
//	11474	اسماء محمود بمعہ فیملی	//	250
//	11475	احمد محمود مرحوم	//	1000
//	11476	الٰہ دین ویلیوز	DHA	1000
//	11477	موڈلینک شلوشن	//	1000
//	11478	میاں رؤف صاحب	راولپنڈی	500
//	11479	شیخ احسان الٰہی مرحوم	سلائٹ ٹاؤن	100
//	11480	ساجدہ احسان صاحبہ	//	100
//	11481	محمد اعظم مرحوم	//	100
//	11482	نادرہ بی بی مرحومہ	//	100
//	11483	آمنہ اعجاز صاحبہ	//	100
//	11484	ہمنا اعجاز صاحبہ	//	100
//	11485	عبداللہ اعجاز صاحب	//	100
//	11486	مریم ایاز صاحبہ	//	100
//	11487	وسیم اشفاق صاحب	//	100
//	11488	محمد سبحان ایاز صاحب	//	100
//	11489	ڈاکٹر رضوان صاحب	//	1000
//	11490	پروین اظہر صاحبہ	اسلام آباد	3000
//	11491	بیگم ایوب صاحبہ	//	200
//	11492	شیخ اکرام مرحوم	//	5000
//	11493	مختار احمد صاحب	//	2000
//	11494	سید سفیر الحق حقی، سید حسین الحق حقی صاحبان	//	3000
//	11495	ڈاکٹر مسعود مرحوم	//	200
//	11496	ڈاکٹر سعدیہ صاحبہ	//	5000
//	11497	والدہ مرحومہ ثریا ظفر اللہ خان	//	2500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
14دسمبر24	11498	والد مرحوم ظفر اللہ خان	اسلام آباد	2500
//	11499	ارسلان پان	فیض آباد	200
//	11500	سید اقبال حسین شاہ صاحب	آفندی کالونی	5000
//	11743	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	11744	عدیل صاحب	//	100
//	11745	طاہر صاحب	//	1000
//	11746	بن اصغر صاحب	//	500
//	11747	آذان فیبرکس	//	500
//	11748	شیخ احسان، روبان صاحبان	//	500
//	11749	ظفر مغل صاحب	//	1000
//	11750	امتیاز محمد صاحب	//	500
15دسمبر24	11751	آذان فیبرکس	راولپنڈی	500
//	11752	عادل صاحب	//	3000
//	11753	خالد رشید صاحب	//	1000
//	11754	علی الحق صاحب	//	1000
16دسمبر24	11755	بندہ خدا	راولپنڈی	300
//	11756	عدیل صاحب	//	100
//	11757	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11758	محمد بنارس صاحب	//	1000
//	11759	مختیار صاحب	//	100
//	11760	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	10000
//	11761	عامر صاحب	//	1000
//	11801	زین بٹ صاحب	//	5000
17دسمبر24	11762	شہزاد صاحب	راولپنڈی	5000
//	11763	ثناء وحید صاحبہ معرفت کرنل حامد صاحب	//	20000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
17دسمبر24	11764	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	11765	لوہیا ڈاکٹر طالب شمر والدہ صاحبہ	//	75000
//	11766	عدیل صاحب	//	100
18دسمبر24	11767	ارشد علی اینڈ فیملی	//	1100
//	11768	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11769	بندہ خدا	//	500
//	11770	مکندرہ سبحان ساجدہ صاحبہ	//	720
//	11771	مبشرہ عابد صاحبہ	//	27500
//	11802	عدیل صاحب	//	100
19دسمبر24	11772	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11773	مختار احمد صاحب	//	100
//	11774	اذان الیکٹرکس	//	500
//	11775	فیصل صاحب	//	500
//	11776	ذیشان صاحب	//	5000
//	11803	مسز اور بریگیڈیئر مرزا اقلام عباس صاحب	//	50000
//	11804	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا اینڈ فیملی	//	50000
20دسمبر24	11401	مس نمبر ۱۲ چوہدری تاج فرنیچر والے	کلر سیداں	4150
//	11402	مس نمبر ۲۹ شمیر سویٹ حاجی ادریس صاحب	//	4960
//	11403	مس نمبر ۷۷۵ بابو محمد اسماعیل	//	6000
//	11404	ساجد محمود صاحب	راولپنڈی	200
//	11405	مختار برادرز	//	200
//	11406	بشیر احمد بھٹی صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
20دسمبر24	11407	علی سائیکل سٹور	راولپنڈی	1000
//	11408	جوبلی الیکٹرک سٹور	//	100
//	11409	ملک خدا بخش، بیگم ملک خدا بخش	//	300
//	11410	ملک محمد عمران مرحوم	//	150
//	11411	خرم شہزاد صاحب	//	100
//	11412	حاجی نذیر ٹریڈرز	//	50
//	11413	جان ٹی سٹور	//	200
//	11414	حاجی شیخ نصر اللہ شیخ فیملی	//	1000
//	11415	ہارون ٹریڈرز	//	100
//	11416	صدیق کارپوریشن	//	200
//	11417	پاک شوز	//	100
//	11418	مہر حسین و بیگم مہر حسین مرحومہ	//	200
//	11419	نسرین ناصر، ناصر سعید مرحوم	//	200
//	11420	سید طالب حسین گیلانی	//	1000
//	11421	مہر حسین صراف مرحوم	//	500
//	11422	محمد اشرف خان جدہ والے	//	200
//	11423	آفتاب ہاؤڈے	//	200
//	11424	مس نمبر ۶ محمد رفیق باربر شاپ	اسلام آباد	920
//	11425	مس نمبر ۱۲۸ بسم اللہ ہوٹل	//	530
//	11426	ملک شبیر احمد صاحب	راولپنڈی	100
//	11427	عمران صاحب	//	1000
//	11428	سید تجمل حسین شاہ صاحب	//	250
//	11429	سید زاہد حسین بخاری صاحب	//	250
//	11430	مس نمبر ۹۰ حبیب جنرل سٹور	//	2090
//	11431	مس نمبر ۸۵ شوکت ہارڈ ویئر	//	580
//	11432	چوہدری افتخار حسین مرحوم	گوالمنڈی	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
20دسمبر24	11433	ایک نیک دل خاتون	گوالمنڈی	500
//	11434	چوہدری افتخار حسین مرحوم	//	500
//	11435	ایک نیک دل خاتون	//	500
//	11436	چوہدری نذیر حسین صاحب	//	300
//	11437	ایک نیک دل خاتون	//	200
//	11438	افتخار احمد حقی صاحب	صدر	1000
//	11439	عبدالغفار صاحب	//	200
//	11440	حاجی معزالدین صاحب	//	4000
//	11441	ثاقب علی صاحب	ٹرونکیمپ	2000
//	11442	ثاقب علی بمعہ فیملی	//	1000
//	11443	والدین مرحومین ثاقب علی	//	200
//	11444	یاسمین مرحومہ	//	100
//	11445	محمد اقبال صاحب	//	500
//	11446	چوہدری تیمور ظفر صاحب	چکری روڈ	1000
//	11447	والدین مرحومین چوہدری ظفر	//	500
//	11448	محبوب صاحب	//	500
//	11449	بیگم سجاد صاحبہ	//	1000
//	11450	والدین مرحومین عبدالقیوم	//	500
//	11777	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	11778	ڈاکٹر چنا سجاد، شعیب اینڈ بیٹی	//	20000
//	11779	نواز فیبرکس	//	500
//	11780	وسیم گلزار صاحب	//	2000
//	11781	ارشادالرحمٰن مرحوم	//	1000
//	11782	بابر رحمان صاحب	//	1000
//	11783	منسوخ	-	-
21دسمبر24	11784	عدیل صاحب	راولپنڈی	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
21دسمبر24	11785	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	11786	ثاقب صاحب	//	100
//	11787	آذان فیبرکس	//	500
22دسمبر24	11788	عدیل صاحب	//	100
//	11789	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11790	شیخ عمیر صاحب	//	2000
//	11791	مختار احمد صاحب	//	100
//	11792	شیخ سلمان عزیز صاحب	//	4550
23دسمبر24	13201	چوہدری حاکم علی صاحب	اسلام آباد	500
//	13202	ثمین صدیقی صاحبہ	//	500
//	13203	شاہدہ منصور صاحبہ	//	500
//	13204	عبدالقادر صاحب	//	2500
//	13205	عبدالرحمٰن صاحب	//	2500
//	13206	عبدالجلیل خان صاحب	//	5000
//	13207	سعدہ پروین صاحبہ	//	5000
//	13208	غلام فرید صاحب	//	5000
//	13209	بیگم عبدالودود صاحبہ	//	5000
//	13210	آنسہ سعدہ کوثر	//	5000
//	13211	مرحومین بیگم ارشد زمان انصاری وارشد زمان	//	2000
//	13212	اتحاد پیکجرز	//	500
//	13213	مدینہ دال طز	//	200
//	13214	اسلام آباد سوپ اینڈ کیمیکلز	//	2000
//	13215	مجاہد سوپ	//	1000
//	13216	افتخار سیٹھی، سیٹھی سوپ	اسلام آباد	5000
//	13217	گلیکسی پیکجرز	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
23دسمبر24	13218	رفیق کوثر مرحوم واہلیہ مرحومہ رفیق کوثر	اسلام آباد	3000
//	13219	عدیم کوثر مرحوم معرفت نعیم کوثر	//	1000
//	13220	میاں حسن احمد صاحب	//	2000
//	13221	نجمہ عزیز صاحبہ	//	2000
//	13222	میاں عبدالحکیم مرحوم	//	300
//	13223	میاں عبدالرحمٰن بمعہ فیملی	//	400
//	13224	میاں عبدالحکیم پھل مرحوم	//	300
//	13225	والدین مرحومین جاوید	ٹکیال	100
//	13226	افتخار حسین عباسی صاحب	اسلام آباد	100
//	13227	والدین مرحومین منیر اختر عباسی	//	500
//	13228	ایک نیک دل انسان	//	100
//	13229	پرل لیوب آئل شاپ	راولپنڈی	160
//	13230	حاجی شیخ ارشاد احمد مرحوم	//	100
//	13231	بیگم شیخ ارشاد احمد	//	50
//	13232	عائشہ حریم صاحبہ	//	50
//	13233	منظور احمد محمد مسعود مرحومین	//	50
//	13234	حاجی شیخ عبدالحق مرحوم	//	50
//	13235	بیگم عبدالحق مرحومہ	//	50
//	13236	شیخ محمود، شیخ نواز صاحبان	//	50
//	13237	حاجی شیخ محمد صدیق مرحوم	//	50
//	13238	بیگم حاجی صدیق مرحومہ	//	50
//	13239	محمد ریاض مرحوم	//	100
//	13240	مجواہ ہوٹل	//	100
//	13241	محمد مشتاق حسین مجواہ ہوٹل	//	100
//	13242	رابعہ طاہرہ، بمعہ فیملی، والدین	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
23دسمبر24	13243	والد محمد اشرف خان صاحب	راولپنڈی	200
//	13244	مس نمبر 11 حاجی یار محمد جراح	//	2620
//	13245	والدین مرحومین منظور حسین	//	100
//	13246	محمد رضوان الیکٹریشن	//	1000
//	13247	انفال واجد صاحب	فرواٹکسی	1000
//	13248	افراسیاب شیخ	//	500
//	13249	ڈاکٹر بلال الشفاء کلینک	راولپنڈی	720
//	13250	محمد انور خان مرحوم معرفت عبدالرحمٰن	کشمیر	60
//	11793	آذان الیکٹرکس اعجاز محمد	راولپنڈی	600
//	11794	محمد عدیل صاحب	//	100
//	11795	اذان الیکٹرکس	//	500
//	11796	عمار احمد صاحب	//	100
//	11797	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	5000
24دسمبر24	11798	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	11799	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11805	محمد عدیل صاحب	//	100
//	11806	اذان الیکٹرکس	//	500
25دسمبر24	11800	نیک دل مسلمان	//	1000
//	11807	علی نواز صاحب	//	100
26دسمبر24	11808	زاہد صابر صاحب	راولپنڈی	500
//	11809	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11810	عدیل صاحب	//	100
//	11811	عظیم صاحب	//	550
//	11812	نعیم ارشاد صاحب	//	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
27دسمبر24	11813	فرزانہ مسعود صاحبہ	راولپنڈی	1000
//	11814	فیض الاسلام ماڈل سکول	دوبیرن کلاں	30000
//	11815	فیصل صاحب	//	100
//	11816	مبشرہ عابد صاحبہ	//	22020
//	11817	چندہ نمازیاں فیض مسجد	//	4200
//	11818	محمد طاہر صاحب	//	5000
//	11819	امتیاز محمد صاحب	//	500
28دسمبر24	11820	امتیاز محمد صاحب	راولپنڈی	500
//	11821	نواز فیبرکس	//	500
//	11822	عدیل صاحب	//	100
29دسمبر24	11823	عدیل صاحب	//	100
//	11824	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11825	ذوالفقار احمد صاحب	//	1000
//	11826	چنا توقیر صاحبہ	//	1000
//	11827	مختار احمد صاحب	//	100
//	11828	والدین شازل گرافک	//	1000
//	11829	صدقات	//	15000
//	11830	بریگیڈیر ابراہیم انجم غلام عباس صاحبان	//	5000
30دسمبر24	11831	امتیاز محمد صاحب	//	500
//	11832	عدیل صاحب	//	100
//	11833	مختار احمد صاحب	//	100
//	11834	رانا ماجد صاحب	//	500
//	11835	بریگیڈیئر مرحوم مرزا اسلام عباس	//	5000
//	11836	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا اینڈ فیملی	//	5000
//	11837	دامر صاحب	//	500

جاری

حسابات فیض آباد بابت ماہ نومبر 2024ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
17نومبر24	11959	علی خان صاحب	راولپنڈی	1000
//	11960	افتخار احمد صاحب	//	500
//	11961	سرینہ فلورنگ	//	1500
//	11962	صدقات	//	28000
18نومبر24	11963	امیر عجب خان صاحب	اسلام آباد	700
//	11964	محمد عبداللہ صاحب	//	500
//	11965	ابرار صاحب	//	1600
//	11966	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	11967	افضال محمود صاحب	اسلام آباد	1000
//	11968	ایک نیک دل انسان	//	150
18نومبر24	11969	لطف اللہ مفتی صاحب	اسلام آباد	10000
//	11970	ایک نیک دل انسان	//	5000
//	11971	محمد احمد صاحب	//	5000
//	11972	چوہدری کامران صاحب	//	1000
//	11973	میڈم حمیدہ صاحبہ	راولپنڈی	300
//	11974	حفیظ احمد اعوان صاحب	//	500
//	11975	صدقات	//	30000
//	11976	عبداللہ صاحب	//	500
//	11977	جمشید صاحب	//	60000
//	11978	صدقات	//	2650
19نومبر24	11979	محمد عرفان صاحب	//	8000
//	11980	صدقات	//	660
//	11981	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	11982	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
19 نومبر 24	11983	منسوخ	-	-
//	11984	محمد ریان صاحب	راولپنڈی	1000
//	11985	سجاد علی صاحب	راولپنڈی	1000
//	11986	ثاقب صاحب	//	1000
//	11987	ثاقب صاحب	//	1000
//	11988	شاہ زیب صاحب	//	200
//	11989	محمد ملک اسلم صاحب	//	300
//	11990	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	11991	صدقات	//	5300
//	11992	صدقات	//	45000
20 نومبر 24	11993	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	11994	مسعود احمد صاحب	//	500
//	11995	ارشد حسین صاحب	راولپنڈی	30350
//	11996	بیگم عفت لیاقت صاحبہ	چکوال	2000
//	11997	محمد اویس صاحب	اسلام آباد	60000
//	11998	پاک سٹون کریشر	راولپنڈی	5000
//	11999	منسوخ	-	-
//	12000	رضیہ بیگم مرحومہ	اسلام آباد	1000
//	12001	سلیمان احمد خان درانی	//	1000
//	12002	صدقات	//	10000
21 نومبر 24	12003	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12004	ٹیلی نار پاکستان	اسلام آباد	367331
//	12005	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	12006	تنویر احمد صاحب	راولپنڈی	340
//	12007	مسز ردا فاطمہ صاحبہ	//	1000
//	12008	امجد سلیم صاحب	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
21 نومبر 24	12009	ظفر اللہ خان صاحب	اسلام آباد	2000
//	12010	چوہدری شاہ صاحب	//	1000
//	12011	آصف بشیر صاحب	اسلام آباد	5000
//	12012	عابدہ برکی صاحبہ	راولپنڈی	100000
//	12013	صدقات	//	5300
//	12014	محمد جاوید صاحب	//	30000
22 نومبر 24	12015	ظہیر احمد صاحب	راولپنڈی	2650
//	12016	زاہد رضا صاحب	//	500
//	12017	طارق محمود صاحب	//	6000
//	12018	طارق محمود صاحب	//	100
//	12019	سیما خان	اسلام آباد	55000
//	12020	ندیم احمد صاحب	//	10000
22 نومبر 24	12021	میڈم صفیہ جواد	راولپنڈی	600
//	12022	عبداللہ صاحب	//	500
//	12023	شیر افضل صاحب	//	2400
//	12024	غلام سرور صاحب	//	1000
//	12025	سید عثمان احمد صاحب	//	5000
//	12026	جنید صاحب	//	100
//	12027	سیف الرحمان صاحب	//	1000
//	12028	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	12029	احسان الحق صاحب	//	1000
23 نومبر 24	12030	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	12031	گروپ کیپٹن ناصر ضیا صاحب	راولپنڈی	25000
//	12032	نثار احمد صاحب	//	500
//	12033	صدقات	//	10000
//	12034	طارق محمود بیگ صاحب	//	100

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
23نومبر24	12035	صغیر احمد صاحب	راولپنڈی	2000
//	12036	ناصر علی چشتی صاحب	//	100000
//	12037	نبیل اکرام صاحب	//	1000
24نومبر24	12038	ڈاکٹر قمر ضیاء صاحب	//	2000
//	12039	ایک نیک دل انسان	//	2700
25نومبر24	12040	صدقات	//	62000
//	12041	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12042	محمد اسلم صاحب	//	1000
//	12043	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12044	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
26نومبر24	12045	کرنل سیف الرحمان صاحب	//	2000
//	12046	احسن کیانی صاحب	//	5000
//	12047	ندیم احمد چوہدری صاحب	راولپنڈی	500
//	12048	ثمن قدوسی صاحبہ	//	20000
27نومبر24	12049	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12050	عائشہ گل صاحبہ	//	100
//	12051	صدقات	//	6600
//	12052	گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر صاحب	//	1000
//	12053	عمر صاحب	//	5000
//	12054	اعجاز حسین رندھاوا صاحب	//	200000
//	12055	نعمان صاحب	اسلام آباد	5000
//	12056	منسوخ	-	-
28نومبر24	12057	صدقات	راولپنڈی	15000
//	12058	صمین اور عامرہ	//	18000
//	12059	سہیل احمد صاحب	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
28نومبر24	12060	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12061	ناصر صاحب	//	10000
//	12062	عامر حسین صاحب	اسلام آباد	25000
//	12063	عامر حسین صاحب	//	10000
//	12064	محمد جواد کھوکھر صاحب	//	20000
//	12065	بشارت حسین صاحب	//	1750
//	12066	الائیڈ سکول	//	2300
//	12067	الائیڈ سکول	//	1700
//	12068	گلزار بیگم صاحبہ	راولپنڈی	1000
//	12069	محمد ممتاز ملک صاحب	اسلام آباد	5000
//	12070	پروفیسر نیاز عرفان صاحب	//	1330
//	12071	ابرار صاحب	//	2000
28نومبر24	12072	محمد حسان نوید صاحب	اسلام آباد	5000
//	12073	زکیہ صاحبہ	//	20000
//	12074	۷۳۳	//	25000
//	12075	جمیل صاحب	//	1000
//	12076	بابر عباسی صاحب	راولپنڈی	600
//	12077	صدقات	//	70000
29نومبر24	12078	سجاد صاحب	//	500
//	12079	خلیق شاہ صاحب	//	1000
//	12080	خلیق شاہ صاحب	//	1000
//	12081	شاہ زیب صاحب	//	500
//	12082	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12083	ایک نیک دل انسان	//	2000
//	12084	احمد رضا صاحب	اسلام آباد	2000
//	12085	سید عثمان احمد صاحب	//	5000

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
29 نومبر 24	12086	محمد عبدالباسط صاحب	اسلام آباد	20000
//	12087	امجد صاحب	//	500
29 نومبر 24	12088	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	راولپنڈی	5000
//	12089	صدقات	//	69000
//	12090	ظہور محمود صاحب	//	1330
//	12091	ذوہان ظہیر صاحب	//	100
//	12092	ذوہیب یوسف صاحب	اسلام آباد	6000
//	12093	محمود جاوید صاحب	//	2500
//	12094	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	12095	ضیاء الحق صاحب	//	16000
//	12096	سعدیہ دانیال صاحبہ	//	2000
//	12097	دانیال حنیف صاحب	//	4000
//	12098	زبیر صاحب	راولپنڈی	500
//	12099	صدقات	//	45000
//	12100	ایمان خلیل صاحب	//	1500
30 نومبر 24	12101	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12102	صدقات	//	4000
//	12103	محسن جاوید صاحب	//	10000
//	12104	عنبرین سرور صاحبہ	لاہور	1000
//	12105	ملک محمد کریم صاحب	//	2000
//	12106	مسعود احمد صاحب	راولپنڈی	500
//	12107	محمد عمران صاحب	اسلام آباد	50000
//	12108	محمد شعیب صاحب	//	30000
//	12109	ریحان صاحب	راولپنڈی	3000
//	12110	نواز ہاشمی صاحب	//	10000
//	12111	۳۲۲۲	//	18000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
30 نومبر 24	12112	رفعت حق	راولپنڈی	10000
//	12113	محمد عثمان صاحب	//	2000
30 نومبر 24	12114	محمد عامر صاحب	اسلام آباد	3000
//	12115	صدقات	راولپنڈی	85000
//	12116	فاروق صاحب	//	2000

حسابات فیض آباد بابت ماہ دسمبر 2024ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
یکم دسمبر 24	12117	صدقات	راولپنڈی	4000
//	12118	فیصل صاحب	//	1320
//	12119	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12120	محمد فرمان صاحب	//	10000
//	12121	وقاص محمود صاحب	//	5000
//	12122	ارشد محمود صاحب	//	1000
//	12123	بخاری صاحب	//	5000
//	12124	محمد جمال اعوان صاحب	//	1200
//	12125	محمد عاقل صاحب	//	500
//	12126	محمد عمران صاحب	//	4000
//	12127	رانا عمیر صاحب	//	1000
//	12128	سردار عمران صاحب	اسلام آباد	5000
//	12129	پرویز اختر قریشی صاحب	//	100000
//	12130	ارسلان محبوب صاحب	//	7000
2 دسمبر 24	12131	سعدیہ عمران صاحبہ	راولپنڈی	2000
//	12132	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12133	ایک نیک دل انسان	//	500
//	12134	محمد رقیب صاحب	//	200
//	12135	اختر صاحب	//	1500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم / روپے
2دسمبر24	12136	صدقات	راولپنڈی	114000
//	12137	رفاقت خان صاحب	//	500
//	12138	ڈاکٹر قمر ضیاء صاحب	//	2000
//	12139	فہمیدہ شکیل صاحبہ	//	2000
//	12140	محمد مجتبیٰ صاحب	//	100
//	12141	مسعود اختر صاحب	اسلام آباد	10000
//	12142	عقیل الٰہی صاحب	//	5000
//	12143	والدین عقیل الٰہی	//	1000
//	12144	حمید گل صاحب	//	100
//	12145	داؤد ابراہیم صاحب	راولپنڈی	1330
//	12146	والدین سردار عبید غفور	//	500
//	12147	قاری زاہد صاحب	//	500
//	12148	۷۸۶	//	30000
//	12149	بشارت احمد اینڈ فیملی	//	1000
//	12150	محمد ابراہیم خلیل صاحب	//	100
3دسمبر24	12151	محمد آیان	راولپنڈی	1750
//	12152	شاہ زیب صاحب	//	500
//	12153	مرینہ فورنگ	//	5000
//	12154	راجا قیصر صاحب	//	1000
//	12155	حسان صاحب	//	2000
//	12156	ایک نیک دل انسان	//	5000
//	12157	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12158	میڈم [illegible] شاہد صاحبہ	//	500
//	12159	ابرار الحق صاحب	اسلام آباد	3000
//	12160	طاہرہ رؤف صاحبہ	//	10500
//	12161	عابد شمیم صاحب	راولپنڈی	4000
3دسمبر24	12162	صدقات	راولپنڈی	70000
//	12163	صدقات	//	6500
//	12164	صدقات	//	5300
//	12165	ڈاکٹر مسرت علی خان	اسلام آباد	10000
//	12166	مہرین مسعود صاحبہ	راولپنڈی	14000
//	12167	محمود اختر صاحب	//	1600
//	12168	سید نثار حیدر صاحب	//	50000
//	12169	توقیر صاحب	//	5000
//	12170	حماد یوسف صاحب	اسلام آباد	25000
//	12171	امداد خان صاحب	//	20000
//	12172	عبدالحفیظ صاحب	//	2000
//	12173	عبدالغفار صاحب	//	1000
//	12174	مسز طلعت صاحبہ	//	5000
//	12175	رمیز طلعت	//	5000
4دسمبر24	12176	محمد خرم صاحب	راولپنڈی	1000
//	12177	مسز نجیب صاحب	//	500
//	12178	جمشید اقبال صاحب	//	1000
//	12179	میڈم فراست جبین	//	1000
//	12180	محمد عثمان صاحب	//	10000
//	12181	سہیل احمد صاحب	//	1500
//	12182	طارق محمود بیگم صاحبہ	//	100
//	12183	محمد اسلم صاحب	اسلام آباد	1000
//	12184	محمد شعیب صاحب	//	5000
//	12185	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	12186	محمد شبیر عباسی صاحب	//	30000
//	12187	سٹاف فیض الاسلام	راولپنڈی	16500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
4دسمبر24	12188	عامر حسین صاحب	راولپنڈی	25000
//	12189	عامر حسین صاحب	//	10000
//	12190	ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب	اسلام آباد	200000
//	12191	ڈاکٹر عائشہ صاحبہ	//	100000
//	12192	شاہد صاحب	//	500
//	12193	احسان الحق صاحب	راولپنڈی	1000
//	12194	سیف الرحمان صاحب	اسلام آباد	2000
//	12195	لیفٹننٹ کرنل طلعت علی رفیق	راولپنڈی	4000
//	12196	ظفر فاروق ملک صاحب	سیالکوٹ	1000
//	12197	اشفاق محمود صاحب	راولپنڈی	6000
//	12198	حافظ بلال صاحب	//	5000
//	12199	محمد قاسم خان صاحب	اسلام آباد	5000
//	12200	راجا عمران ظفر صاحب	//	5000
5دسمبر24	12201	صدقات	راولپنڈی	3300
//	12202	عمران صاحب	//	2000
//	12203	ایک نیک دل انسان	//	2000
//	12204	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12205	ظفر صاحب	//	7000
//	12206	کامران صاحب	//	2000
//	12207	ایک نیک دل انسان	//	200
//	12208	صدقات	//	5300
//	12209	۱۳۶	//	10000
//	12210	۹۳	//	8000
//	12211	[illegible]	[illegible]	2000
//	12212	نگہت ماجد ملک	U.S.A	20000
//	12213	[illegible] سکول	راولپنڈی	11000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
5دسمبر24	12214	جاوید صاحب	راولپنڈی	1000
//	12215	عبدالمجید صاحب	//	2000
//	12216	سلمان احمد صاحب	//	1000
//	12217	میاں کرنل جمیل اسلم صاحب	//	5700
//	12218	مسرت عباس	//	1000
//	12219	محمد آصف خان صاحب	//	500
//	12220	راجا وقاص صاحب	//	10000
//	12221	پیپر کمیونیکیشن	//	21000
//	12222	PC سٹور	اسلام آباد	7000
6دسمبر24	12223	یاسمین اسلم صاحبہ	//	1000
//	12224	روحان اسلم	//	1000
//	12225	زوہان اسلم	//	1000
//	12226	مسز راشد	//	5000
//	12227	صدقات	//	79000
//	12228	سہیل صاحب	//	5000
//	12229	ثاقب صاحب	//	2000
//	12230	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12231	احمد رضا صاحب	//	5000
//	12232	میاں عبدالمجید صاحب	//	10000
//	12233	میڈم عائشہ صاحبہ	//	1000
//	12234	میڈم نسیم نازنین	//	1000
//	12235	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	12236	امجد سلیم صاحب	//	1000
//	12237	ڈاکٹر حسین عباسی صاحب	//	500
//	12238	یاسین ولی صاحب	//	10000
//	12239	گروپ کیپٹن پرویز اختر	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6 دسمبر 24	12240	محمد سرور صاحب	راولپنڈی	800
//	12241	طیبہ سرور صاحبہ	اسلام آباد	1000
//	12242	پیرزادہ راحت مسعود قدوسی	//	10000
//	12243	صدقات	//	2600
//	12244	شاہد صاحب	//	2500
//	12245	سیف الرحمان صاحب	//	3000
//	12246	محمد حسین صاحب	//	6000
//	12247	اشفاق احمد صاحب	//	1000
//	12248	ہارون صاحب	//	2000
//	12249	شاہد صاحب	//	1000
//	12250	اقبال صاحب	//	1000
7 دسمبر 24	12251	صدقات	راولپنڈی	30000
//	12252	اسد صاحب	//	2000
//	12253	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12254	مبشر صاحب	//	500
//	12255	احمد دلدار صاحب	//	10000
//	12256	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	12257	ثناء الرحمن صاحب	کراچی	500
//	12258	عثمان صاحب	//	5000
//	12259	میڈم عائشہ خازن	راولپنڈی	1000
//	12260	ایک نیک دل انسان	//	2000
//	12261	عامر محمود صاحب	اسلام آباد	100000
//	12262	//	//	10000
//	12263	گل ملک صاحب	//	5000
//	12264	محمود احمد صاحب	//	7000
//	12265	[illegible] صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
7 دسمبر 24	12266	[illegible]	راولپنڈی	1000
//	12267	[illegible] صاحب	//	1000
//	12268	دانیال حسنین صاحب	//	10000
//	12269	بلال حسنین صاحب	//	2000
//	12270	منصور کیانی صاحب	//	6000
//	12271	ناصر صاحب	//	10000
//	12272	یوسف بیگ صاحب	//	200
//	12273	ثمرہ بیگ صاحبہ	//	200
//	12274	صدقات	//	2650
//	12275	الیاس مسیح	//	2650
8 دسمبر 24	12276	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12277	عبداللہ صاحب	//	5000
//	12278	مسز اسد	//	9500
//	12279	آفتاب صاحب	اسلام آباد	2000
//	12280	عائزہ ہمایوں	//	1000
//	12281	محمد حارث صاحب	//	1000
//	12282	یاسر عدنان صاحب	//	2500
//	12283	حسن صاحب	//	5000
//	12284	زاہدہ اختر	//	4000
//	12285	محمد علی صاحب	//	500
9 دسمبر 24	12286	محمد سعید	اسلام آباد	30000
//	12287	زاہد رضا صاحب	راولپنڈی	500
//	12288	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12289	طاہر صاحب	//	1000
//	12290	صدقات	//	26500
//	12291	سیف انرجی لمیٹڈ	اسلام آباد	100000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
9 دسمبر 24	12292	کامران سلیم صاحب	راولپنڈی	2500
//	12293	شاہد اسحاق صاحب	//	2500
//	12294	عبدالرحمان صاحب	//	4000
//	12295	آمدن بذریعہ ڈینٹل کلینک	//	10440
//	12296	عظیم اے خان	U.S.A	10000
//	12297	م/ک	راولپنڈی	10000
//	12298	م ع	//	15000
//	12299	نصیر اللہ اعوان صاحب	اسلام آباد	14000
//	12300	عرفان اللہ اعوان صاحب	//	10000
//	12301	مجیب احمد صاحب	//	500
//	12302	شاہد اینڈ کامران صاحبان	//	1000
//	12303	انور صاحب	//	2000
//	12304	محمود اجمل خواجہ	اسلام آباد	25000
//	12305	محمد عرفان انور صاحب	//	2500
//	12306	راحت مسعود قدری	راولپنڈی	5000
//	12307	شائستہ زبیدہ صاحبہ	//	2000
//	12308	عبدالرحمان صاحب	//	1000
//	12309	صدقات	//	24000
//	12310	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
10 دسمبر 24	12311	نعیم صاحب	راولپنڈی	3000
//	12312	منسوخ	-	-
//	12313	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12314	آمنہ فیاض صاحبہ	//	500
//	12315	عابد حسین صاحب	//	500
//	12316	ڈاکٹر مظہر عباسی صاحب	مری	5000
//	12317	صدقات	راولپنڈی	68000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10 دسمبر 24	12318	ڈاکٹر قمر ضیاء صاحب	راولپنڈی	2000
//	12319	اسامہ صاحب	//	2000
//	12320	امجد حسین کیانی صاحب	//	1400
//	12321	احسان الحق صاحب	//	500
//	12322	سردار شوکت صاحب	آزاد کشمیر	10000
//	12323	شفاء فاؤنڈیشن	اسلام آباد	10000
//	12324	صدقات	راولپنڈی	4000
//	12325	غلام دستگیر احمد صاحب	اسلام آباد	5000
//	12326	عمر صاحب	//	5000
//	12327	سعد صاحب	//	10000
//	12328	راجا راؤف افتخار صاحب	//	3000
//	12329	آمدن بذریعہ گودام	راولپنڈی	2035
//	12330	صدقات	//	1990
//	12331	جواد بشیر صاحب	اسلام آباد	15000
//	12332	عبدالجبار صاحب	//	2000
//	12333	محمد ساجد صاحب	//	8000
//	12334	صدقات	راولپنڈی	6625
//	12335	صدقات	//	5300
11 دسمبر 24	12336	علی رضا صاحب	اسلام آباد	2000
//	12337	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	12338	ضیاء الحق ہاشمی صاحب	//	15000
//	12339	ایک نیک دل انسان	//	1200
//	12340	مس ردا فاطمہ	راولپنڈی	1000
//	12341	مسز زبیدہ عاقب	//	5000
//	12342	مائرہ امین	//	2000
//	12343	سید عدنان شاہ صاحب	اسلام آباد	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم / روپے
11 دسمبر 24	12344	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12345	صدقات	//	2650
//	12346	رلعت حق	//	10000
//	12347	محمد ارشد صاحب	//	500
//	12348	حسنین صاحب	//	1000
//	12349	ڈاکٹر محمود اختر صاحب	//	10000
//	12350	ابراہیم اینڈ حسن	راولپنڈی	100
//	12351	محمد عامر صاحب	اسلام آباد	500
//	12352	ثمین فاطمہ	//	5000
//	12353	ملک محمد اسلم صاحب	راولپنڈی	5000
//	12354	گروپ کیپٹن ناصر ضیاء	//	10000
//	12355	اختر رسول صاحب	اسلام آباد	2000
//	12356	زاہد محمود صاحب	راولپنڈی	500
12 دسمبر 24	12357	شاہزیب صاحب	//	50
//	12358	محمد شایان صاحب	اسلام آباد	1600
//	12359	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12360	زاہد صاحب	اسلام آباد	1000
//	12361	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	12362	عامر صاحب	//	500
//	12363	آمدن بذریعہ گودام	//	1250
//	12364	صدقات	//	25000
//	12365	حسن عثمان صاحب	راولپنڈی	2000
//	12366	صدقات	//	20000
//	12367	میڈم منیب جواد	//	300
//	12368	محمد عارف صاحب	//	1000
//	12369	نیو ہورڈ گر یکن بھائی	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم / روپے
12 دسمبر 24	12370	سرکریم	راولپنڈی	3000
//	12371	ریحانہ غزل صاحبہ	اسلام آباد	200000
//	12372	حمزہ صاحب	//	1000
//	12373	شاہد صاحب	//	1000
//	12374	کرنل نواز صاحب	راولپنڈی	3000
//	12375	ماجد الرحمان عباسی صاحب	اسلام آباد	3000
//	12376	UFFAQ	راولپنڈی	10000
//	12377	امیر حمزہ صاحب	//	4000
//	12378	میڈم مسرت شفیق	//	6900
//	12379	سید ہارون حیدر صاحب	اسلام آباد	6000
//	12380	فضل الرحمان صاحب	راولپنڈی	2000
13 دسمبر 24	12381	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12382	میڈم نوشابہ صاحبہ	//	500
//	12383	پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد صاحب	//	5300
//	12384	سید عثمان احمد صاحب	//	5000
//	12385	جمشید علی صاحب	//	25000
//	12386	ڈاکٹر قمر ضیاء صاحب	//	4000
//	12387	صدقات	//	4500
//	12388	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	12389	صدقات	//	6000
//	12390	ظفر کھوکھر صاحب	اسلام آباد	10000
//	12391	سلمان احمد درانی صاحب	//	1000
//	12392	امجد صاحب	//	2100
//	12393	عبدالرحمان صاحب	//	500
//	12394	صدقات	//	2650
//	12395	ایم ایچ جمال صاحب	//	800

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
14دسمبر24	12396	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12397	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	12398	مسز ظفر ملک صاحبہ	//	5000
//	12399	محمد جواد کھوکھر صاحب	//	10000
//	12400	ڈاکٹر محمد طاہر بشیر چوہدری	//	10000
//	12401	محمد بشیر چوہدری صاحب	//	500
//	12402	۳۶	//	10000
//	12403	سید عبداللطیف صاحب	//	5020
//	12404	عبدالسنان صاحب	//	1000
//	12405	صدقات	//	40000
//	12406	محمد ہارون اینڈ فیملی	//	1000
//	12407	گروپ کیپٹن پرویز اختر	راولپنڈی	8850
//	12408	خواجہ شائق تنویر صاحب	//	10000
15دسمبر24	12409	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	//	5000
//	12410	آمدن بذریعہ گودام	//	1080
//	12411	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	12412	منسوخ	-	-
//	12413	طارق پرویز صاحب	راولپنڈی	15000
//	12414	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12415	ابرار صاحب	//	15000
//	12416	ملک اعظم صاحب	//	1000
//	12417	صدقات	//	45000
16دسمبر24	12418	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	1000
//	12419	محمد حسن صاحب	//	10000
//	12420	ایک نیک دل انسان	//	5000
//	12421	صدقات	//	45000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16دسمبر24	12422	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12423	راشد محمود صاحب	//	300
//	12424	فہمیدہ شکیل صاحبہ	//	2650
//	12425	میر افتخار احمد صاحب	//	1000
//	12426	سیف الرحمان صاحب	//	1000
//	12427	ندیم صاحب	یوکے	17626
//	12428	عفت لیاقت علی خان	چکوال	2000
//	12429	ارسلان محبوب صاحب	//	7000
//	12430	عامر حسین صاحب	اسلام آباد	30000
//	12431	عامر حسین صاحب	//	10000
//	12432	صدقات	//	92000
//	12433	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
17دسمبر24	12434	فرحت	اسلام آباد	1000
//	12435	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12436	خالد صاحب	//	500
//	12437	بالاج	//	25000
//	12438	محمد حمزہ صاحب	//	500
//	12439	پروین اختر	//	150000
//	12440	طاہر ضیاء صاحب	//	4500
//	12441	محمد حسین طالب صاحب	اسلام آباد	6000
//	12442	ڈاکٹر قمر ضیاء صاحب	راولپنڈی	5000
//	12443	سید عثمان احمد صاحب	//	5000
//	12444	ملک سہیل صاحب	//	1000
//	12445	ناصر صاحب	اسلام آباد	5000
//	12446	ایک نیک دل انسان	راولپنڈی	250
18دسمبر24	12447	صدقات	//	4000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
19دسمبر24	12448	میڈم نوشابہ صاحبہ	راولپنڈی	1000
//	12449	ڈاکٹر ریاض الحسن صاحب	//	20000
//	12450	غلام فاطمہ صاحبہ	//	10000
//	12451	سیدہ سمی مجتبیٰ سیدہ عفت عزیز	//	2000
//	12452	حمزہ صاحب	//	150
//	12453	مسعود اختر صاحب	اسلام آباد	1000
//	12454	راجہ	راولپنڈی	1000
//	12455	بشارت حسین صاحب	//	1350
//	12456	صدقات	//	1250
//	12457	صدقات	//	6000
//	12458	عامر حسین صاحب	اسلام آباد	25000
//	12459	عامر حسین صاحب	//	10000
//	12460	صدقات	راولپنڈی	2650
//	12461	سرمد صاحب	//	3000
//	12462	صدقات	//	150000
19دسمبر24	12463	PC Store	اسلام آباد	5000
//	12464	ایمان زینب	//	500
//	12465	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	12466	ڈاکٹر آفتاب حبیب قادری	//	10000
//	12467	اقبال حبیب صاحب	//	5000
//	12468	ڈاکٹر ظفر صاحب	راولپنڈی	6000
//	12469	محمد تحسین صاحب	//	6000
//	12470	ام کلثوم صاحبہ	//	5000
//	12471	سلیمان احمد خان درانی	اسلام آباد	1000
//	12472	صدقات	//	18000
//	12473	سرینہ فلورنگ	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
19دسمبر24	12474	احسن لطیف صاحب	راولپنڈی	5000
20دسمبر24	12475	سکینہ اختر صاحبہ	اسلام آباد	20000
//	12476	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12477	شاہ زیب صاحب	//	550
//	12478	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12479	سید عثمان احمد صاحب	//	5000
//	12480	صدقات	//	23000
//	12481	محمد ممتاز صاحب	//	5000
//	12482	طارق محمود بیگ صاحب	//	1000
//	12483	طارق محمود صاحب	//	5000
//	12484	سہیل صاحب	//	500
//	12485	ندیم احمد صاحب	//	1000
//	12486	صدقات	//	14000
//	12487	ملک نوید صاحب	//	500
//	12488	طارق صدیق صاحب	اسلام آباد	1000
//	12489	ایک بندہ خدا	//	500
21دسمبر24	12490	محمد رنبیل عابد	راولپنڈی	10000
//	12491	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	12492	مسٹر اینڈ مسز جنید	//	100
//	12493	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	12494	اختر صاحب	//	2000
//	12495	شاہ زیب صاحب	//	1000
//	12496	صدقات	//	50000
//	12497	نواز صاحب	//	1000
22دسمبر24	12498	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	12499	جہانگیر زیب صاحب	//	2000

جاری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(سورۃالمنافقون)

اور تم اس (مال) میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو قبل اِس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے پھر وہ کہنے لگے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کی مہلت اور کیوں نہ دے دی کہ میں صدقہ وخیرات کر لیتا اور نیکو کاروں میں سے ہو جاتا۔ (آیت:63:10)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگو! صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیے ہوئے پھرے گا مگر اسے کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جو اس کو قبول کرے، جسے دینے لگے گا وہ جواب دے گا: اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں'' (صحیح البخاری:1411)

ادارہ کے لیے امداد، خیرات، صدقات وزکوٰۃ کی رقوم مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر میں بھی جمع کرائی جاسکتی ہیں

ALLIED BANK LIMITED

Swift Code

ABPAPKKA

Account No: 0010014045790013

IBAN

PK 65 ABPA 0010014045790013

Branch Code 0339

Account Title

ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

MCB BANK LIMITED

Swift Code

MUCBPKKA

Account No: 0046702010017539

IBAN

PK 25 MUCB 0046702010017539

Branch Code 0467

Account Title

APNA GHAR ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سے رجسٹرڈ مختلف NGO کی ایک میٹنگ فیض آباد کیمپس میں منعقد ہوئی
جسکی صدارت محمد شاہد رانا ڈویژنل ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر اور ڈاکٹر ریاض احمد صدر انجمن فیض الاسلام نے مشترکہ طور پر کی

بسلسلہ یوم قائداعظم انجمن فیض الاسلام فیض آباد میں منعقدہ تقریب سے صدر انجمن ڈاکٹر ریاض احمد،
جنرل سیکرٹری گروپ کیپٹن پرویز اختر اور مہمان خصوصی نعیم اکرم قریشی اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں

Monthly FAIZ-UL-ISLAM Rawalpindi Reg No NPR-043

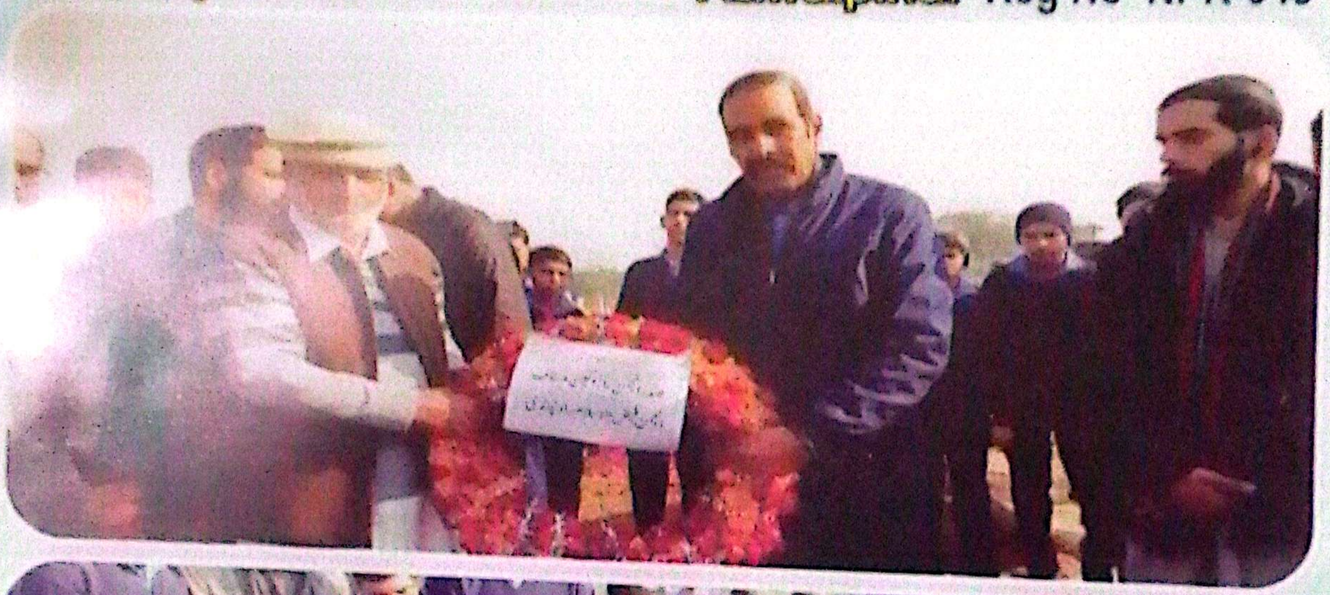

سابق وفاقی وزیر اور انجمن کی جنرل کونسل کے ممبر صدیق الفاروق کے جنازے میں
اراکین انجمن وطلبہ نے شرکت کی، پھولوں کی چادر چڑھائی اور مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا کی

CS CamScanner